کتب خانہ ... دہلی

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۱۱

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲۔ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۵۰
رؤسا و جاگیرداروں سے ۱۰
عام خریداروں سے ۴
ششماہی ۲
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر - ۲۱ - ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۳ - جنوری ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک (۲۰۰)

فہرست مضامین

نظم (عرب کا چاند) - - - - ص ۱
انتخاب الاخبار - - - - ص ۲
اسلام اور عیسویت میں حد فاصل - - ص ۳
خلیفہ قادیانی کا خطبہ اور شیخ چلی کا خواب - ص ۵
کھلی چٹھی بنام بابو عمر الدین صاحب احمدی ص ۷
بشیر کوٹھی عالم برزخ میں ہیں یا دنیا میں؟ ص ۸
وید اور اس کے تراجم اور تفاسیر - - ص ۹
نزول بارش اور مولانا عبد الجلیل سامرودی ص ۱۰
آؤ کیا کہہ گئے؟ - - - - ص ۱۱
آیت تطہیر اور شیعہ - - - - ص ۱۲
تنا و جل منصہ - متفرقات - - ص ۱۴
کل علی - - - - ص ۱۵
اشتہارات - - - - ص ۱۶-۲۰

عرب کا چاند

(از ابو محمد حنیف صاحب خادم ڈیرہ دون)

اللہ اللہ وہ دلیری اور وہ شانِ عرب — قیصر و کسریٰ ہوئے تھے زیر فرمانِ عرب
ذرہ ذرہ بن گیا خورشید کس کے فیض سے — جگمگایا نور سے کس کے بیابانِ عرب
قوتِ ایمان تھی شوقِ شہادت دل میں تھا — تھا لڑائی کے لئے آمادہ ہی سلطانِ عرب
پرچمِ اسلام نے جھنڈے کئے سب سرنگوں — چھا گئے تھے سارے عالم پر شہامانِ عرب
گلشنِ توحید کے وہ گل کھلائے آپ نے — بن گیا ہے رشکِ گلزار آج بستانِ عرب

شکر ہے خادم تو اس کا ہے غلامانِ غلام
جو ہے سرکارِ مدینہ اور سلطانِ عرب

تجرید البخاری جلد ... صحیح بخاری کی تمام حدیثیں ... جمع کر دی گئی ہیں ...

ahmadmuslim.de

انتخاب الاخبار

—— امرتسر میں ابھی تک بارش نہیں ہوئی۔ بلکہ خشک سردی پڑنے سے نمونیہ وغیرہ کا زور ہو رہا ہے ناظرین بارش کے لئے دعا کریں۔

—— پنجاب میں بارش نہ ہونے کے باعث بہت سی جگہوں پر قحط کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔

—— افواہ ہے کہ لندن میں فلسطین گول میز کانفرنس زیر صدارت وزیر اعظم برطانیہ ۱۸۔ جنوری سے شروع ہو جائے گی۔

—— سر فیروز خان نون ہائی کمشنر لندن سے لاہور پہنچ گئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوا ہے کہ اسوقت انگلستان میں تین ہزار ہندوستانی طلباء تعلیم پا رہے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کا تقریباً تین سو پونڈ سالانہ خرچ ہے۔

—— باوجود بمباری کے وزیرستان میں قبائلیوں کی سرگرمیاں بدستور جاری ہیں۔

—— خیال کیا جاتا ہے کہ ۱۹۴۱ء تک فیڈریشن نافذ ہو جائے گی۔

—— چین کے دریائے زرد میں پھر طغیانی آنے سے نوے ہزار مربع میل علاقہ تباہ ہو رہا ہے۔ لکھو کھہا جانوں کی زندگی خطرے میں ہے۔

—— حکومت سرحد نے بنوں کے حملہ کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے بیس ہزار روپیہ اشخاص ان اشخاص کو بغرض تقسیم دے دیا ہے۔

—— نظام گورنمنٹ نے ریاست حیدر آباد میں کسی قسم کا پروپیگنڈا کرنے اور کسی قانون کے خلاف منافرت پھیلانے کی ممانعت کا قانون نافذ کر دیا ہے۔

—— ای۔ آئی۔ آر پر ۱۲ کو بھٹیہ ریلوے اسٹیشن پر پنجاب میل کو حادثہ پیش آنے کے سلسلہ میں دیناپور کے ڈپٹی کنٹرولر کو پانچسو روپیہ جرمانہ ہوا ہے۔

—— پاشا جو ترکی میں انقلاب ترکی کے وقت وطن سے باہر چلے گئے تھے حکومت کی معافی دیدینے کی وجہ سے پھر اپنے وطن میں آ گئے ہیں۔

—— صدر امریکہ نے ایک تقریر میں کہا ہے کہ ہم دوسرے ممالک کی خلاف امن سرگرمیوں سے بے تعلق نہیں رہ سکتے۔ اس لئے ہمیں بزدلی کو ترک کر کے ظالم کے مقابلہ کرنے کے لئے جرأت دکھانی چاہیئے۔

—— جلال آباد (افغانستان) میں ہوائی اسٹیشن تعمیر کیا جا رہا ہے۔

—— معلوم ہوا ہے۔ حملہ بنوں کے مقدمہ میں ۳ ملزموں کو سزائے موت ۲ کو عمر قید اور دس کو دس دس سال قید کی سزا ہوئی۔ پانچ بری کر دیئے گئے۔

—— لکھنؤ مسلم لیگ کے دو مسلم ممبران اسمبلی کو گورکھپور کے مجسٹریٹ درجہ اول نے مقدمہ ذبیحہ گاؤ میں چھ چھ ماہ قید کی سزا دی۔

وی پی منگوانے کی بجائے

قیمت اخبار ہی بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا کریں تو بہت بہتر ہو۔ کیونکہ وی پی بھیجنے میں دفتر کو فائدہ کی بجائے نقصان ہی نقصان ہے۔

اس لئے قیمت اخبار ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی منی آرڈر بھیجدیا کریں۔ اگر خریداری سے انکار ہو یا مہلت درکار ہو تو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع بھیج دینی چاہیئے۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

—— حکومت سندھ نے "لواری" (سندھ) کے حج کو ممنوع قرار دیدیا ہے۔

—— امرتسر شہر کی سڑکوں کی تعمیر کیلئے حکومت پنجاب نے پانچ لاکھ روپیہ قرضہ دینا منظور کر لیا ہے۔

—— جاپان کے ایک فوجی افسر نے اخبارات میں اعلان کیا ہے کہ جاپان دنیا کا نقشہ بدل دینے کے لئے ایک سو سال تک جنگ جاری رکھیگا۔

قرآن بھیجدیا گیا میاں عبد الکریم صاحب بریلی سے اطلاع دیتے ہیں کہ سائل عبد الشکور طالب علم محلہ ایران گیرو حیدر کے نام قرآن مجید بذریعہ ... بھیج دیا گیا۔

تکلیف حجاج حاجی عبد الغفار صاحب دہلوی بھی اس دفعہ حج کو گئے ہیں۔ کراچی سے لکھتے ہیں کہ خود غرض لوگوں کے مشہور کرنے سے کہ کرایہ جہاز بہت کم ہو گیا ہے۔ حجاج بکثرت آ گئے ہیں حالانکہ یہ محض جھوٹا پروپیگنڈا ہوتا ہے۔ اس تکلیف کا وزر ان خود غرضوں پر ہے۔

پنجاب حج کمیٹی نے حجاج کی آسائش کے لئے ریلوے سٹیشن کے بالکل قریب مسجد خواجہ محمد بخش (آسٹریلیا والے) کے عقب میں ایک کمرے کا انتظام کیا ہے۔ جس میں وہ حضرات اطمینان کے ساتھ قیام کر سکتے ہیں۔ لاہور سٹیشن پر حج کمیٹی کا ایک نمائندہ ان عازمان حج کی امداد اور جائے قیام تک رہنمائی کیلئے موجود ہے۔ سٹیشن کے ہر پلیٹ فارم پر اسی اطلاع کے نوٹس بھی چسپاں کر دیئے گئے ہیں۔

حضرت مولانا سیالکوٹی کا ایک اہم مضمون متعلقہ جمعیۃ تبلیغ پنجاب۔ اس دفعہ دیر سے موصول ہونے کی وجہ سے شائع نہیں ہو سکا۔ آئندہ پرچہ میں درج ہوگا۔ انشاء اللہ شائقین منتظر رہیں۔ (ادارہ)

محرم اور تعزیہ ناظرین کو معلوم ہوگا کہ بدعات محرم کو روکنے کیلئے شعبہ اشاعت کی طرف سے اشتہار شائع کیا جاتا ہے۔ مگر اکثر احباب مین اس وقت طلب فرماتے ہیں جبکہ ختم ہو جاتے ہیں اس لئے ابھی سے ہی اعلان کیا جاتا ہے کہ جس جگہ جتنی جتنی ضرورت ہو آجکل ہی اطلاع بھیجدیں تاکہ زیادہ تعداد میں چھپوائے جائیں۔ محصول ڈاک کے علاوہ دو آنہ فی سینکڑہ بطور امداد اشاعت فنڈ آنے چاہئیں

(مینیجر اہلحدیث امرتسر)

مضامین آمدہ مولوی ابو البیان محمد عبد اللہ صاحب۔ محمد عبد الرحیم صاحب شائق (نظم)۔ عبد العزیز صاحب ناگی۔ محمد ابو الخیر صاحب بیپوانی۔ ماسٹر محمد حسین صاحب۔ محمد فضل الرحمن صاحب۔ شمس الدین خان (نظم)

غیر مقبولہ نغمہ بیداری۔ چیلنج ثنائی

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۱ - ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ

اسلام اور عیسویت میں حد فاصل

ماہ دسمبر کا آخری ہفتہ موجودہ مسیحیوں کے خیال میں حضرت مسیح کی پیدائش کا ہفتہ ہے۔ اسی لئے اس ہفتہ ہر سال تعطیلات ہوتی ہیں۔ اس ماہ کے مسیحی رسالوں میں حضرت مسیح کی پیدائش اور ان کی شخصیت پر مختلف حیثیتوں سے مضامین شائع ہوتے ہیں یہاں تک کہ بعض رسالوں میں مسلمانوں کو ولادت مسیح کے جشن میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے اور عدم شرکت پر مسلمانوں کو بہت کچھ کوسا گیا ہے مثلاً لکھا ہے کہ

مسلمان مسیح کی شان میں گستاخ ہیں۔ مسیح کو فقط بنی اسرائیل کا نبی مانتے ہیں بہت سے مسلمان مسیح کے نام سے ہی بیزار ہیں۔ قرآن میں مسیح کی جو شان بیان کی گئی ہے بہت سے مسلمان کوشش کرتے ہیں کہ اس کا انکار کیا جائے۔

غرض بہت کچھ غیظ و غضب کا اظہار کیا گیا ہے جس میں رسالہ "اخوت" لاہور کے الفاظ میں جوش کے جواب دیتے ہیں۔ ناظرین اس اقتباس کو غور سے پڑھیں۔ "اخوت" لکھتا ہے۔

"دنیا میں جتنے مذہب ہیں وہ اپنے اپنے بانی یا پیشوا کی تاریخ ولادت مناتے ہیں۔ اور مختلف طریقوں سے وہ اظہار مسرت کرتے ہیں۔ لیکن مجھے بنی آدم کی حالت دیکھ کر سخت رنج اور افسوس ہوتا ہے کہ جو رتبہ حضور مسیح محسن عالمین کو دینا واجب ہے۔ وہ دوسروں کو دیا جاتا ہے۔ جس مقدس اور برتر ہستی کی شان میں فرشتوں نے گیت گایا۔ جو خارق العادت طریق پر ایک کنواری مقدسہ مریم کے بطن اطہر سے پیدا ہوئے۔ اور جن کا درجہ دنیا اور عقبیٰ میں سب سے اعلیٰ اور بالا ہے۔ اس کا نام بھی لینا کفر کے مترادف خیال کیا جاتا ہے میرے خیال میں یہ ایک نہایت بے انصافی ہے جو بنی آدم نے پیارے مسیح کے حق میں روا رکھی ہوئی ہے۔

اس وقت خاص طور پر میں اسلام اور اس کے پیروؤں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ اور جب کبھی میں برادران اسلام کو حضرت مسیح سے ناواقف اور بے بہرہ پاتا ہوں تو سخت مضطرب ہو جاتا ہوں۔ اور اس کے علاوہ جب کلمہ گو مسلمانوں کی زبان سے پیارے مسیح کی شان میں گستاخی سنتا ہوں تو دل رنج اور غم سے بھر جاتا ہے مسلمان بالعموم حضرت مسیح کو عیسائیوں کا ہی نبی خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ ہرگز وہ ایسا نہیں قرآن شریف نے ان کو دیا ہے۔ انہیں دیکھنے کے لئے تیار نہیں [illegible] مسلمانوں کو جانتا ہوں جو حضرت مسیح کے نام کے ساتھ سخت بیزار ہیں اور جہاں تک میں نے ان کی اس ناواجب حرکت پر غور کیا ہے میں انہیں قرآن شریف کے مطالب سے ناواقفی پر محمول کرتا ہوں بلکہ مجھے یقین ہے کہ اگر مسلمان قرآن شریف کو معہ ترجمہ پڑھیں تو ہماری مقدس کتابوں سے کہیں زیادہ بڑھ چڑھ کر مسیح کلمۃ اللہ کی شان میں قرآن کو رطب اللسان پائیں گے۔ اور شاید یہی باعث تھا کہ ان مسلمانوں نے جنہوں نے قرآن کی آیات میں مسیح کا درجہ اعلیٰ اور بلند پایا۔ یہ کوشش کی کہ ان باتوں کا انکار کر دیا جائے جن میں حضرت روح اللہ کی شان دوسرے انبیاء سے ممتاز نظر آتی ہے۔ ان لوگوں نے مسیح کی ولادت بے پدر۔ معجزات تصلیب۔ وفات اور جی اٹھنا اور رفع وسماوی کا انکار کیا۔ اور قرآن شریف کی حسب منشا تفسیریں لکھنی شروع کیں۔ اور اپنے انکار کے اثبات میں آیات قرآنی کی تاویلات بعیدہ کیں۔ تاکہ کسی طرح سے قرآن شریف میں سے حضرت مسیح کی فضیلت دوسرے انبیاء پر ثابت نہ ہو سکے۔ اور یہ کرنے والے وہ لوگ ہیں جو اپنے زمانے میں علم اور ہنر میں کافی شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ اور افسوس ہے کہ ان کے ہم خیال لوگ ان علماء کو اپنی تقریروں اور تحریروں میں اسلام کے ایک بڑے اولوالعزم نبی سے بڑا درجہ دیتے ہیں۔ اور [illegible] مسیح کی کہانی ایک قصہ پارینہ ہو گئی ہے۔ مسلمانوں کو اپنے علماء کی باتوں پر بہ نسبت قرآن کے فرمودات کے زیادہ اعتبار اور یقین ہے۔ اور یہی بڑا سبب ہے جس نے اہل اسلام کو تحقیق حق سے روکا ہوا ہے۔ قرآن شریف خود معہ ترجمہ پڑھتے نہیں۔ اور اگر پڑھتے بھی ہیں تو مولویوں اور علماء کے زیر اثر یا زیادہ تر خود غرض مولویوں کو سننے اور یقین کر لینے کے عادی ہو گئے ہیں۔ پھر تورات۔ زبور۔ انجیل اور کتب مقدسہ کو وہ مولویوں کے کہنے کے مطابق محرف اور منسوخ سمجھ بیٹھے ہیں۔ اور جب یہ حالت ہو تو کیونکر وہ مسیح کی حقیقی شان سے واقف ہوں۔ جو ہماری مقدس کتابوں میں اور قرآن میں بیان کی گئی ہے۔

اب چاہئے تو یہ تھا کہ اہل اسلام قرآن کی ہدایت کے

ahmadimuslim.de

معاملہ کتب سابقہ کو بجائے اس کے تسلیم کرتے مسیح کی ولادت کے دن کو عیسائیوں کے ساتھ مل کر مناتے لیکن جب انہوں نے ہمیں کافر اور مشرک کہا اور قرآن نے ہماری مقدس کتابوں اور مسیح کی تعریف اور مدح سرائی کی تو کس طرح آپس میں محبت ہو سکتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن نے ہماری کتب اور ہمارے دین کی تصدیق کی۔ اور ہمارے پادریوں اور درویشوں بلکہ عام نصاریٰ کو مسلمانوں کے لئے مودت میں قریب تر ٹھہرایا۔ لیکن آج وہ زمانہ ہے کہ مسلمان شاید گاندھی وغیرہ کا جنم دن منانے میں شریک ہو جائیں گے۔ لیکن کبھی بھی عیسائیوں کے ساتھ مل کر مسیح کا یوم ولادت نہیں منائیں گے۔ کیونکہ اُن کے گمان میں مسیح عیسائیوں کے نبی ہیں نہ کہ اسلام کے۔

میں نے اکثر پڑھے لکھے مسلمانوں کو بھی یہ کہتے سنا ہے کہ بڑا فرق جو ہمارے اور عیسائیوں میں ہے وہ مسیح کو خدا کا بیٹا کہنے کے متعلق ہے۔ اور اسی کو قرآن اور اسلام نے بڑے زور کے ساتھ رد کیا ہے۔ لیکن آج تک میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ کس عیسائی نے ان معانی میں مسیح کو خدا کا بیٹا کہا۔ جن میں قرآن نے اس کی تردید کی۔ بے شک ظہور اسلام کے وقت عرب میں ایسے جاہل اور بدعتی فرقہ کے عیسائی تھے۔ جن کو دیکھ کر آنحضرت کو یہ ناگوار گزرا اور قرآن میں یہ آیا کہ خدا کے کوئی بیٹا نہیں۔ کیونکہ اُس کی کوئی جورو نہیں۔ یا یہ کہ خدا نہ کسی کو جنتا ہے اور نہ کسی سے جنا جاتا ہے۔ اب ہم عیسائیوں کو اسلام یا قرآن کی اس تردید پر مطلق اعتراض نہیں۔ ہم اس کی لفظ بلفظ تصدیق کرتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ انجیل مقدس سے چند آیات نقل کرتے ہیں جو اس مطلب کی تشریح کر دیں گی۔ جبرائیل فرشتہ جب مقدسہ مریم کے پاس مسیح کے پیدا ہونے کی خبر لایا تو اُس سے کہا:-

"اے مریم خوف نہ کر کیونکہ خدا کی طرف سے
تجھ پر فضل ہوا ہے۔ اور دیکھ تو حاملہ ہو گی اور
بیٹا جنے گی۔ اس کا نام یسوع رکھنا۔ وہ
بزرگ ہو گا اور خدا تعالیٰ کا بیٹا کہلائیگا۔
مریم نے فرشتے سے کہا۔ یہ کیونکر ہوگا جبکہ میں
مرد کو نہیں جانتی؟ اور فرشتے نے
جواب میں اُس سے کہا کہ روح القدس تجھ پر
نازل ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ کی قدرت تجھ پر سایہ
ڈالے گی۔ اور اس سبب سے وہ پاکیزہ جو
پیدا ہونے والا ہے۔ خدا کا بیٹا کہلائیگا"

(انجیل لوقا ۱ باب)

پھر انجیل لوقا ۳ باب میں آیا ہے کہ:-

"جب یسوع بپتسمہ پا کر دعا کر رہا تھا تو
آسمان کھل گیا۔ اور روح القدس جسمانی صورت
میں کبوتر کی مانند اُس پر نازل ہوا اور آسمان
سے آواز آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے۔ تجھ سے
میں خوش ہوں"

پھر مقدس پولوس رسول رومیوں کو خط لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"خداوند یسوع مسیح جسم کے اعتبار سے تو
داؤد کی نسل سے پیدا ہوا۔ لیکن پاکیزگی کی
روح کے اعتبار سے مُردوں میں سے جی
اُٹھنے کے سبب سے قدرت کے ساتھ خدا کا
بیٹا ٹھیرا" (رومیوں پہلا باب ۳۔۴ آیات)

یہ امر بالکل صاف ہو گیا کہ کتب مقدسہ میں کن امتیازی خصوصیات کے باعث خداوند مسیح کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔ جبرائیل نے مقدسہ مریم کو اُس کی بشارت دی آسمان سے خداوند تعالیٰ نے اس کی شہادت دی۔ اور مقدس پولوس رسول نے اس کے علاوہ مُردوں میں سے جی اُٹھنے کا ذکر کیا۔ کسی جگہ میں بھی یہ نہیں لکھا گیا کہ خدا کوئی ہماری تمہاری طرح جسم رکھتا ہے۔ یا جورو رکھتا ہے اور اُس کا کوئی جسمانی یا نسلی بیٹا ہے۔ بلکہ مسیح کو ایک نہایت لطیف پیرایہ میں استعارہ کے طور پر روحانی معنوں میں ابن اللہ کہا گیا ہے۔ ابن اللہ کہلانے کی وجہ جبرائیل نے مقدسہ مریم کو بتائی۔ وہ مسیح کی ولادت کو تمام بنی آدم پر فوقیت دیتی ہے۔ کیونکہ جب حضرت آدم کو بغیر ماں اور باپ کے پیدا کرنے کے بعد تولید کا ایک سلسلہ قائم ہو چکا۔ تو جب حضور مسیح کی ولادت بلا باپ ہوئی اور روح القدس کی قدرت سے مقدسہ مریم حاملہ ہوئیں۔ تو کیا مسیح روحانی معنوں میں خدا کا بیٹا نہ ہوا۔ جیسا جبرائیل کے الفاظ سے ظاہر ہے؟ اور لطف یہ ہے کہ قرآن شریف نے بھی مسیح کا بغیر باپ پیدا ہونا تسلیم کیا ہے۔ اور مسیح کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ کہا ہے۔ اور ہم خیال کرتے ہیں کہ کلمۃ اللہ اور روح اللہ میں بھی وہی مفہوم چھپا ہوا ہے جو ابن اللہ کے پاک استعارہ میں۔

اب جس ہستی کی یہ شان ہو کہ خداوند تعالیٰ اس کے پیدائش کے باب میں اپنے مقررہ قانون تولید کو توڑ دے اور جس کا کوئی جسمانی باپ نہ ہو۔ تو جس کی نسبت آسمان سے شہادت آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے؛ تو ہم کون کہ ہم اُس کو ابن اللہ نہ کہیں کیونکہ ہمارے عقیدہ میں یہ ہرگز داخل نہیں کہ خدا جسم ہے یا وہ بیٹے بیٹیاں جنتا ہے۔ ایک اور بات جس کا ذکر مقدس پولوس نے کیا ہے۔ وہ مسیح کو ابن اللہ کے ممتاز درجہ پر لے جاتی ہے۔ انبیاء اولیاء آئے اور مر گئے۔ اور ان کی قبریں ہمارے درمیان موجود ہیں۔ لیکن حضور مسیح ہی کی ایک پاک اور واحد ہستی ہے جس نے موت پر پوری فتح پا کر خدا کے محبوب بیٹے کا رتبہ حاصل کیا۔ خداوند تعالےٰ نے مسیح کا درجہ اپنے تمام مقربین۔ ملائک اور انبیاء سے بلند اور ارفع کر دیا۔ کیا کبھی یہ سننے میں آیا کہ کوئی مر کر جی اٹھا ہو بجز مسیح کے؟ اسلام مسیح کی موت کا انکار کرتا ہے۔ لیکن قرآن صاف کہتا ہے کہ "اے عیسیٰ میں تجھے وفات دونگا اور اپنی طرف اٹھا لونگا"

اہل اسلام حضور مسیح کے رفع سماوی کے تو قائل ہیں لیکن وفات کے نہیں جس کا ذکر رفع سے پہلے قرآن میں آیا۔ اور ہم یقین کرتے ہیں کہ قرآن نے وفات مسیح اور تصلیب مسیح کو رد نہیں کیا۔ کیونکہ یہ واقعات تاریخ سے ثابت ہیں۔ اب جو شخص مر کر جی اٹھے اور پھر آسمان پر صعود فرمائے تو کیا یہ مناسب نہیں کہ ہم اُس کو اللہ کا محبوب اور پیارا بیٹا کہیں؟ مسلمان خواہ کچھ ہی کہیں یا کریں جو رتبہ مسیح کو ملا ہے۔ وہ اُسے چھین کر کسی اور کو نہیں دے سکتے۔ اُن کے اپنے عقائد کے مطابق مسیح نے مہد میں کلام کیا۔ مٹی سے طیور پیدا کئے مادر زاد اندھوں اور کوڑھیوں کو اچھا کیا۔ آسمان

مائدہ نازل کروایا۔ اور مُردوں کو زندہ کیا۔ غیب کی خبریں دیں وغیرہ۔ اور اگر اناجیل اور کتب مقدسہ میں بھی حضرت مسیح کے مقدس فرمودات، معجزات اور پیش خبریوں اور آپ کی بلند ترین اخلاقی اور ایثارانہ زندگی کا مطالعہ کریں تو کوئی شک نہیں رہتا کہ قرآن نے جو یہ کہا کہ مسیح کا درجہ دنیا اور آخرت میں سب سے اور مقربین سے بلند تر ہے بالکل صحیح اور برحق ہے۔ قرآن نے جو کچھ مسیح کی شان میں کہا۔ اُس کے باعث یہ کتنا ہی واجب ہے کہ اہل اسلام کرسمس کے موقع پر عیسائیوں کے ساتھ مل کر خوشی منائیں لیکن یہ لکھتے ہوئے ہمیں پھر یہی خیال آیا کہ جب مسلمانوں نے ہمیں کافر سمجھا تو وہ کب ہمارے ساتھ مل کر یوم ولادت مسیح کو منانے لگے"۔

(اخوت لاہور ص۱۴ بابت دسمبر ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث | ہمارا قول ہے کہ جس طرح قرآن مجید میں مسیح کو اللہ یا ثالث ثلاثہ کہنے والوں کو کافر کہا گیا ہے اسی طرح مسیح کی شان مذکور فی القرآن کا انکار کرنیوالا بھی کافر ہے۔ لیکن یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ اصول صرف مسیح کی ذات سے مخصوص نہیں ہے بلکہ جتنے انبیاء علیہم السلام گذرے ہیں سب کو شامل ہے یعنی ان کی شان میں افراط اور تفریط کے دونو پہلوؤں سے بچنا چاہئے۔ افراط تفریط کے معنی کیا ہیں؟ اسکی دو مثالیں ہم پیش کرتے ہیں:۔

(۱) کالج کے کسی طالب علم کو جو ایف۔ اے میں پاس ہوا ہے صرف انٹرنس پاس کہنا اس کی ہتک اور تفریط (کسر شان) ہے۔ اس کو بی۔ اے یا ایم۔ اے کہنا غلو یا افراط ہے۔

(۲) پنجاب یونیورسٹی میں عربی تعلیم کے تین درجے ہیں۔ (۱) مولوی۔ (۲) مولوی عالم۔ (۳) مولوی فاضل۔ کسی مولوی عالم کو صرف مولوی کہنا اس کی ہتک یا تفریط ہے اور مولوی فاضل کہنا اس کی شان میں غلو (زیادتی) ہے۔

یہ دو مثالیں ایسی صحیح ہیں کہ کسی کم عقل کو بھی ان کی صحت سے انکار نہیں ہوسکتا۔ اس بنا پر ہم قرآن مجید کا فیصلہ مسیح کے حق میں سناتے ہیں۔ چنانچہ آپ کی شان میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں:۔

کلمۃ اللہ، روح اللہ اور وجیھا فی الدنیا والآخرۃ

ساتھ ہی اس کے وہ امر متنقح جو مسیحیوں اور مسلمانوں میں متنازعہ ہے۔ بالکل صاف الفاظ میں فیصل کر دیا ہے۔ اس فیصلے کے الفاظ یہ ہیں:۔

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَیْهِ وَ جَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ (پ۲۵۔ ع۱۲)

مسیح ہمارا (خدا کا) نیک بندہ تھا ہم نے (بذریعہ رسالت) اس پر انعام کیا اور اُسے بنی اسرائیل کے لئے ہادی (رہنما) بنایا۔

بس ہمارا اعتقاد اور یقین اسی قرآنی تعلیم پر ہے۔

اب ہم بتاتے ہیں کہ جو مسلمان ولادت مسیح کے جشن میں شریک نہیں ہوتے وہ حق بجانب ہیں۔ واقعی شریک نہیں ہونا چاہئے۔ اس کی وجہ بھی سنئے! پادری فنڈر اپنی مشہور کتاب "میزان الحق" میں لکھتے ہیں کہ

انجیل کے ان مقاموں سے صاف ظاہر اور یقین ہے کہ یسوع مسیح صرف تعظیم کی راہ سے خدا کا بیٹا نہیں کہلاتا بلکہ فی الحقیقت الوہیت کے مرتبہ میں ہے اور صاف الوہیت اس میں پائی جاتیں اور وہ خدا کے ساتھ ایک ہے۔ اور خود خدا ہے"۔

(میزان الحق ص۱۴۶۔ مطبوعہ ۱۸۹۲ء)

اس عبارت میں دو باتیں قابل غور ہیں۔ (۱) مسیح کی جو شان پادری فنڈر نے بیان کی ہے۔ جس کی رو سے وہ لَمْ یُوْلَدْ کی صفت سے موصوف ہونا چاہئے پھر اس کی ولادت کے کیا معنی! اسی لئے مسلمان اس غلط ولادت کے جشن میں شریک نہیں ہوسکتے۔

دوسری بات جو غور طلب ہے وہ نامہ نگار کے اس قول کی تردید ہے جو اس نے مسیح کو استعارے کے رنگ میں خدا کا بیٹا قرار دیا ہے۔ یہ غلط ہے۔ کیونکہ پادری فنڈر کے قول سے اس کی تردید ہوتی ہے۔ استعارہ علم بیان میں اس کو کہتے ہیں جس میں درحقیقت تشبیہ تو ہوتی ہے مگر حرف تشبیہ مذکور نہیں ہوتا۔ جیسے کوئی کہے "میں نے شیر دیکھا" اس سے قائل کی مراد درندہ حیوان نہ ہو بلکہ بہادر آدمی ہو۔ ایسے کلام سے قائل کا مقصد دیکھے ہوئے شخص کے لئے شیر کی سی بہادری ثابت کرنا ہے نہ کہ حقیقۃً اس کو جنگلی شیر باور کرنا یا کرانا۔ اگر اس مثال میں شیر کی جگہ بہادر وغیرہ کہنا صحیح نہ ہو تو یہ کلام استعارہ کی مثال نہیں بن سکتا۔ پس معلوم ہوا کہ استعارہ میں حقیقت مقصود نہیں ہوتی بلکہ اس وصف کا اظہار مقصود ہوتا ہے جو مشبہ اور مشبہ بہ میں مشترک ہوتا ہے۔ اور مشبہ بہ کا یہ وصف مشہور ہوتا ہے یہی مشترک وصف استعارہ کی بنا ہوتا ہے۔

اخوت کے نامہ نگار نے مسیح کو جو استعارے کے رنگ میں ابن اللہ کہا ہے۔ اس کی بنا مسیح کی عزت اور محبوبیت الٰہی معلوم ہوتی ہے مگر پادری فنڈر اس بنائے استعارہ سے انکاری ہیں۔ علاوہ اسکے اب اور ابن میں اثنینیت (دوئی) کا ہونا لازمی اور ضروری ہے پادری فنڈر ابنیت کو ترقی دیکر خود خدا کہتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بنائے استعارہ ہی سرے سے معدوم ہے۔ بہت خوب! نہ بانس رہا نہ بانسری بجی۔

اب ہم بتاتے ہیں کہ عیسائیوں کا عقیدہ مسیح کی نسبت خود ان کے الہامی نوشتوں کے بھی خلاف ہے۔ منجملہ انکے ایک نوشتہ ہم یہاں پیش کرتے ہیں۔ عیسائیوں کا مقدس رسول پولوس رومیوں کو خط میں لکھتا ہے کہ

ہم خدا کے فرزند ہیں اور جب فرزند ہوئے تو وارث بھی یعنی خدا کے وارث اور میراث میں مسیح کے ساتھ شریک ہیں"۔ (باب۸ فقرہ ۱۷)

یہ حوالہ صاف بتا رہا ہے کہ مسیح اکیلا ہی خدا کا فرزند نہیں ہے بلکہ دنیا کا ہر ایک صالح انسان خدا کا فرزند ہے اور مسیح کے ساتھ خدا کی وراثت میں شریک ہے۔

(نوٹ) وراثت کے معنی ہیں مورث کے مرنے کے بعد کوئی چیز ملنا۔ خدا کی ذات تو قائم دائم اور حی و قیوم ہے۔ اس لئے وراثت کے معنی یہاں مجازاً انعام و اکرام ہیں جس کے مستحق اس کے سب نیک بندے ہیں۔ انکے ہم (مسلمان) قائل ہیں۔

اطلاع عام | ہم عیسائیوں کی شکایات رفع کرنے کو تیار ہیں۔ وہ ہمیں جشن ولادت مسیح میں بلا لیتے تو

ahmadimuslim.de

ہم ضرور پہنچیں گے۔ اور مسیح کی شان سورہ مریم کے دوسرے رکوع سے بتائیگے۔ اور اس رکوع کی تفسیر اور تشریح کتاب مقدس کے عہد جدید کے حوالے سے کریگے اور ان دونوں کتابوں کے حوالوں کے پیش نظر ہم دونوں

گروہ (مسیحی اور مسلمان) متحد ہو کر یہ شعر پڑھیں گے۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

قادیانی مشن

خلیفہ قادیانی کا خطبہ

اور

شیخ چلی کا خواب

بڑے مرزا صاحب تو کہتے گئے کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ دنیا کے سب مذاہب کو مٹا کر مذہب اسلام قائم کروں، عیسیٰ پرستی کے ستون توڑ دوں، دنیا بھول جائے کہ کوئی عیسیٰ کوئی کرشن کوئی دوسرا معبود بھی تھا یا ہے۔ ان کے اس دعویٰ کی آزمائش تو دنیا نے خوب کر لی۔ ساری دنیا میں شرک و کفر دن بدن زیادہ پھیلتا جا رہا ہے۔ غیروں کو چھوڑ کر اسلامی آبادی کو دیکھا جائے ان میں بھی عقائد شرکیہ کفریہ بکثرت ترقی کر رہے ہیں۔

یہ تو بڑے میاں کے ادعا کا انجام ہے۔ چھوٹے میاں کا دعویٰ سنئے۔ آپ جلسہ سالانہ کے خطبہ میں بہت کچھ تعلی آمیز تقریر کرتے ہیں۔ آپ کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:۔

"ہمارے سامنے بہت بڑا کام ہے۔ اتنا بڑا کام کہ جو ہمیں اور ہماری حالت کو دیکھتے ہوئے بالکل ناممکن نظر آتا ہے۔

ہم نے دنیا کی موجودہ سلطنتوں کو، دنیا کے موجودہ مذاہب اور دنیا کے موجودہ تمدن کو، دنیا کی اقتصادی انجمنوں کے نظام کو اور ان سب کو بدل کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے نظام کو قائم کرنا ہے۔ ایسی حالت میں دنیا کی حکومتیں اور مذاہب کے ادارے ہماری مخالفت کریں تو طبعی تقاضا کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ حق بجانب ہیں۔ کیونکہ انہیں نظر آ رہا ہے کہ ان کے لئے خدا کی طرف سے موت کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اور وہ پروانہ ہمارے ہاتھ میں دیا گیا ہے اور اسے ہم لائے ہیں جن کو دنیا میں حقیر اور ذلیل سمجھا جاتا ہے۔" (الفضل قادیان صفحہ ۳ بابت دسمبر ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث | قانون قدرت ہے کہ لیمپ کے ارد گرد جو روشنی ہوتی ہے بہ نسبت دور کے وہ بہت زیادہ صاف اور روشن ہوتی ہے۔ اسی طرح حضرات انبیاء کے ارد گرد کے لوگ تقویٰ طہارت، غیرت مذہبی اور جوش دینی میں بہت ترقی یافتہ ہوتے ہیں۔ بڑے مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ میں منہاج نبوت پر آیا ہوں اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم آپ کے ارد گرد کی روشنی کو جانچیں کہ وہ کہاں تک صاف شفاف روشن اور تیز تھی اور ہے اور کہاں تک اس نے دنیا میں انقلاب پیدا کیا۔ جو کچھ کیا وہ ہمارے سامنے ہے۔ تیس سال مرزا صاحب کے انتقال کو بھی گزر گئے نہ کوئی سلطنت دنیا کی ان کے زیر نگیں آئی نہ کسی انجمن کا نظام آپ نے بدلا نہ کوئی انقلاب ہوا۔ ہوا تو یہ ہوا کہ پنجاب کی بڑی انجمن حمایت اسلام لاہور اور انجمن ترقی تعلیم امرتسر سے مرزا صاحب کے مریدوں کو غیر مسلموں کی طرح نکال دیا گیا۔

خلیفہ قادیان کا خود اعتراف ہے جو بارہا اہلحدیث میں پیش کیا جا چکا ہے کہ جو مقاصد مرزا صاحب لیکر آئے تھے ان کا اربواں حصہ بھی ابھی پورا نہیں ہوا وہ کب ہوگا؟ غالباً قیامت سے ایک ہفتہ پہلے۔

کیسا بڑا اچکیلا پروگرام ہے کہ دنیا کی سلطنتوں کا جدید نظام قائم کریگے۔

؎ اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں

ہمارے خیال میں خلیفہ صاحب سے سہو و نسیان ہو گیا آپ اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیتے تو دعویٰ مدلل ہو جاتا کہ یورپ میں جو ڈکٹیٹر شپ جاری ہو رہا ہے۔ یہ ہماری ہی کوشش کا نتیجہ ہے۔

اس دفعہ یہ سہو ہوا ہے تو امید ہے اس کی تلافی آیندہ سال کر دینگے۔ کیونکہ بڑے میاں کا یہ بھی تو الہام ہے کہ "زار روس کا عصا میرے ہاتھ میں دیا گیا۔"

ناظرین کرام! | دنیا کی حکومتوں اور انجمنوں کے نظام میں تبدیلی کیا پیدا کرینگے۔ سب سے اول اپنی رقیب اور حریف انجمن احمدیہ لاہور میں تو تبدیلی کر لیں جو ہر روز ان کے سینے پر مونگ دلتی ہے۔ جو بات کوئی نہیں کہتا وہ کہتی ہے۔ ان کا آرگن "پیغام صلح" خلیفہ صاحب قادیانی کو سرکاری سانڈ کہتا ہے۔ اور ان کا امیر ہر قسم کی برائیاں خلیفہ پر تھوپتا ہے۔

سب انجمنوں کی تبدیلی سے پہلے اس انجمن کی تبدیلی یا اصلاح کرنا خلیفہ یا ان کی جماعت کا فرض اولین ہے جو انہوں نے ابھی تک ادا نہیں کیا۔

اس کے علاوہ خود قادیان میں مجلس احمدیہ قائم ہو گئی ہے جو قادیانی جماعت کے لئے نہایت ہی دل آزار ہے۔ جس میں بقول خلیفہ صاحب پانچ سو بلکہ پانچ سو سے زیادہ منافقین شریک ہیں۔ کیا ہی تبدیلی ہے جو خلیفہ قادیان دنیا کی انجمنوں میں کرنی چاہتا ہے۔ بہرحال قادیانی سودا ابتدا ہی سے ادھار پر چلتا رہا اور اب بھی ویسا ہی ادھار ہے۔ دعویٰ تو بروز محمدیت کا ہے اور کام میں سستی اتنی ہے کہ اربواں حصہ بھی ابھی پورا نہیں ہوا۔ ادھر اصل متبوع علیہ السلام کو دیکھیں تو وہ اپنی زندگی میں ہی سب کام پورے کر کے یہ شرت سن گئے۔

فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۔ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ

رئیس قادیان۔ تازہ تصنیف۔ مرزا صاحب کی زندگی کے عجیب و غریب حالات۔ قیمت ۴ر (مکتبہ اہلحدیث)

ہم تعلیم یافتہ ... قادیانی ... ایک تعلیم یافتہ ... کی ایک تجویز ہے
جو اعلانات ... کی شائع ہوئے ہیں صرف صحیح ہے
پینے اندراج ہمیشہ حالت بہتر نکال

کھلی چٹھی

بنام بابو عمر الدین صاحب احمدی جالندھری

جناب بابو صاحب!

آپ کو یاد ہوگا جن دنوں خلیفہ قادیان نے علمائے اسلام کو مقابلے میں تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا تو میں نے اُس چیلنج کو قبول کرکے لکھا تھا کہ آپ سادہ قرآن مجید اور قلم دوات لے کر بٹالے کی جامع مسجد میں آجائیں اور میرے بالمقابل بیٹھ کر تفسیر لکھیں۔ اسپر خلیفہ قادیان کی طرف سے یہ عذر کیا گیا تھا کہ میں عربی لغات بلکہ کلید قرآن بھی ساتھ رکھونگا۔ اس کے جواب میں مَیں نے ایک خط رجسٹری کرا کر آپ کی معرفت ان کو شملہ بھیجا تھا کہ میں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ آپ ہر قسم کا سامان ساتھ لے آئیں۔ مگر مقابلے میں ضرور آئیں۔

چند روز ہوئے قادیانی اخباروں میں یہ ڈینگ پھر سنی گئی ہے کہ خلیفہ صاحب کے مقابلے میں کوئی پُراز معارف تفسیر نہیں لکھ سکتا اور یہ احمدیت کی صداقت کا ثبوت ہے۔

میں آپ سے حلفاً پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کو وہ میری چٹھی ملی تھی اور آپ نے وہ چٹھی خلیفہ قادیان میاں محمود احمد صاحب کو دی تھی یا نہیں؟ اس کا جواب بذریعہ اہلحدیث خود یا بذریعہ پیغام صلح دیجئے۔ آپ کے جواب پر سلسلہ کلام جاری ہوگا۔ (ابو الوفاء)

چیلنج تفسیر نویسی کے متعلق ناظرین تفصیلاً ... سے واقف ہونا چاہیں تو رسالہ تفسیر نویسی کا چیلنج ... منگوا کر ... (منیجر اہلحدیث امرتسر)

بریلوی مشن

بشیر کوٹلوی عالم برزخ میں ہے یا دنیا میں؟

(از قلم مولوی عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری)

پچھلے پرچہ میں اس سلسلے کا اندراج غلطی سے رہ گیا ہے۔ آئندہ انشاء اللہ مسلسل ہوگا۔

ناظرین اخبار اہلحدیث کو معلوم ہے کہ ہم نے انوار الصوفیہ کے جواب میں ایک مضمون بعنوان "فضائل سید المرسلین قرآن و حدیث کی روشنی میں" لکھا تھا جس میں صاحبزادہ علی پوری سے عرض کی گئی تھی کہ حنفی ہو تو مقلدانہ حیثیت سے اپنے ثبوت میں اپنے امام کا قول پیش کیا کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل قرآن و حدیث میں مذکور ہیں وہی بیان کرو۔ ادھر ادھر کی رطب و یابس جمع کرنے سے فضائل نبوی پیش کرنا صحیح نہیں۔ اس مضمون میں قسطلانی کی عبارت پر (جو انوار الصوفیہ نے نقل کی تھی) ہم نے لکھا تھا کہ ان کی یہ بات بلا دلیل ہے۔ یعنی قسطلانی کا دعویٰ کہ

مومنین جو فوت ہو چکے ہیں عالم برزخ میں جانے کے بعد زندوں کے حالات جاننے لگتے ہیں۔

دلیل طلب ہے۔ اس کے بعد ہم نے صاحبزادہ صاحب علی پوری کو مخاطب کرکے لکھا تھا

کیا یہ درست ہے کہ خود جناب (قسطلانی) بھی مومن تھے تو اب وہ ہمارے حالات سے واقف ہونگے اس لئے میں (ثانی) آپ (علی پوری) کی وساطت سے حق سے درخواست کرونگا کہ مہربانی کرکے میرے اس سوال کا جواب خود (قسطلانی) ہی تحریر فرما دیں اور اس دعویٰ کی دلیل قرآن حدیث سے دیں۔

ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا تھا کہ

ہم چونکہ اس کے قائل نہیں ... آپ قائل ہیں اس لئے آپ ہی مہربانی کرکے یہ مضمون لکھے کا ... کہ جواب ... بہتر ... کہ

بالمشافہ گفتگو کرادیں۔

ہمارے اس مضمون پر علی پوری صاحبزادہ صاحب تو خاموش ہیں۔ غالباً وہ سمجھ گئے ہونگے کہ بات معقول ہے اور صحیح معقول بات کو مان لینا عقلمندی کی نشانی ہے اس لئے وہ تو نیم راضی ہیں پورا اتفاق بھی ہو جائیگا انشاء اللہ۔ بصیرت کی ضرورت ہے۔

مگر کوٹلی کے مولوی بشیر صاحب عالم برزخ سے بول اُٹھے اور نہایت ہی غضب آلود لہجہ میں "الفقیہ" کے "التنقید والافکار" میں کچھ گویا ہوئے ہیں۔ چنانچہ ہماری مندرجہ بالا تحریر کے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:-

"ہم آپ کا مضمون لیکر حضرت علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے اور عرض کی کہ حضور! امرتسری ثانی آپ سے بالمشافہ گفتگو کرنے کے مشتاق ہیں اور آپ سے آپ کے ارشاد کی دلیل طلب کرنی چاہتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت موصوف جلال میں آگئے لاحول ولا قوۃ پڑھ کر فرمانے لگے کہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا۔ ثانی سے کہدو کہ میں تم جیسے وہابی سے ہرگز منہ لگنا نہیں چاہتا ہاں کوئی محب رسول نیک نیتی سے آئے تو اُسے سمجھا دونگا۔ ان چودھویں صدی کے کٹ حجتی کرنے والے غیر مقلدین سے میں گفتگو کرنا اپنے علم کی ہتک سمجھتا ہوں۔ مگر ثانی کو کیا یا ہی شوق ہے تو وہ ... بعد الوفات ... مگر ... ثانی یہ بھی نہ کر سکیگا کیونکہ وہ کب سے ... ہی ... (التنقید ... دسمبر ...)

ناظرین اس عبارت سے سمجھ گئے ہونگے کہ بشیر صاحب قسطلانی کے پاس ہمارا مضمون لیکر پہنچے ... جو جو آپ نے تحریر کیا۔ اب ... بشیر صاحب

تحریر فرماتے ہیں :-

"ہاں صاحب! ثانی کی علامہ موصوف علیہ الرحمۃ سے بالمشافہ گفتگو کرنے کی خواہش ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ایک شخص جو بمبئی میں ہو امرتسری ثانی اس سے بالمشافہ گفتگو کرنا چاہیں تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ یا تو ثانی صاحب بمبئی پہنچ جائیں یا وہ صاحب بمبئی سے امرتسر آجائیں۔ بنابریں ثانی صاحب نے علامہ قسطلانی کو عالم برزخ میں تسلیم کیا ہے اور خود آپ اسی عالم میں ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ علامہ موصوف کے اُس عالم سے اس عالم میں تشریف لے آنے سے یہ امر بہت آسان ہے کہ ثانی صاحب اس عالم سے اُس عالم میں تشریف لے جائیں۔ پس ہم حضرت علامہ قسطلانی کو کسی نہ کسی صورت گفتگو پر راضی کر لینگے ثانی صاحب خودکشی کا انتظام فرمائیں"

(الفقیہ تاریخ مذکور)

اس عبارت سے مفہوم ہوتا ہے کہ قسطلانی سے میری ملاقات کے لئے بشیر صاحب دو صورتیں تحریر کرتے ہیں کہ یا تو میں عالم برزخ میں جاؤں یا موصوف دنیا میں تشریف لائیں۔ خود جناب بشیر صاحب ملاقات کر چکے ہیں اور میرا مضمون بھی سنا آئے ہیں۔ جس کی صورت (خود ان کی تجویز کردہ) یہی ہوئی ہوگی کہ عالم برزخ میں خود گئے ہونگے کیونکہ مجھے تحریر فرماتے ہیں کہ

"میں عالم برزخ میں گئے بغیر قسطلانی سے ملاقات نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ان کا یہاں دنیا میں آنا آسان نہیں۔"

اب سوال یہ ہے کہ آنجناب عالم برزخ میں گئے تھے یا قسطلانی کوٹلی میں تشریف لائے تھے۔ دوسری صورت سے پہلی صورت کو آپ آسان تسلیم کر چکے ہیں۔ اس لئے آپ نے بھی آسان راہ اختیار کی ہوگی یعنی خود گئے ہونگے اور جانے کی صورت بھی خود بشیر صاحب میرے لئے تجویز کرتے ہیں۔

"ثانی صاحب خودکشی کا انتظام فرمائیں"

مجھے گمان ہے کہ جو تجویز میرے لئے آپ نے ارشاد فرمائی خود بدولت بھی اسی گھاٹ اترے ہونگے یعنی قسطلانی کو عالم برزخ میں میری تحریر سنانے کے لئے خودکشی کر کے گئے ہونگے۔

کوٹلی والو! کیا جماعت بریلویہ کے افراد ہمیں مہربانی کر کے اطلاع دے سکتے ہیں کہ آپ کے مولوی بشیر صاحب نے خودکشی کی تھی اور کب؟ اگر جماعت بریلویہ نہ بتا سکے تو مستری اسماعیل صاحب ضرور بتائیں گے کیونکہ وہ بشیر صاحب کی خودکشی کے اسباب سے بھی خوب واقف ہیں۔ اگر کوئی نہ بتا سکے تو ابو بشیر مولانا محمد شریف صاحب فرمائیں کہ آپ کے برخوردار نے کیوں خودکشی کی اور آپ نے اس صورت میں جنازہ پڑھا تھا۔ اور یہ بھی فرمائیں کہ آپ کی بہو (زوجہ بشیر) کا کیا حشر ہوا۔ بشیر صاحب کی خودکشی کے بعد عدت وفات کے اندر ہی (بشیر صاحب) واپس تشریف لے آئے تھے یا بعد۔ بصورت ثانی ابھی دوسرا نکاح تو نہیں ہوا تھا۔ امید ہے کہ بشیر میاں کے ابا بالتفصیل جواب دینگے۔

رہا بشیر صاحب کا یہ کہنا کہ قسطلانی صاحب میرے (بشیر کے) کلمات سنتے ہی جلال میں آگئے اور لاحول پڑھا۔ لاحول کیوں نہ پڑھتے وہ تو حیران ہونگے کہ ایسے بدعقیدہ لوگ کہاں سے آگئے۔ جو میرے اقوال کو حجت نہ ماننے والوں کے منہ آتے ہیں۔ اسی لئے انہوں نے صاف کہا لاحول ولا قوۃ یعنی مجھ میں تائید الٰہی کے سوا غلطی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت کہاں ہے۔ اس لئے جو اچھی بات ہو وہ تائید ایزدی سے ہے جو غلطی ہو وہ مجھ سے ہوئی ہے۔

مولوی بشیر صاحب! سنو! اور گوش ہوش سے سنو۔ آپ کا اعتقاد ہے کہ قسطلانی کی عبارت

من انتقل الی عالم البرزخ من المؤمنین یعلم احوال الاحیاء غالباً

کہ مومن عالم برزخ میں منتقل ہو جانے کے بعد زندوں کے حالات جاننے لگتے ہیں۔

صحیح ہے تو پھر اسکو آپ کے صحیح تسلیم کرنے کی بنا پر میں نے لکھا تھا کہ وہ میرے اس سوال کو بھی جانتے ہونگے کہ میں نے اخبار اہلحدیث میں مرحوم سے سوال کیا ہے۔ کیونکہ آپ ہی اس سے عرض کر دیں کہ جناب آپ اس دعویٰ کو قرآنی دلیل یا دلیل سے ثابت فرمائیں کیونکہ کسی غیر نبی کی بے دلیل بات کو ماننے کے لئے ہم (افراد امت محمدیہ) مامور نہیں ہیں۔

بادلیل بات ہاں یہی قسطلانی اسی کتاب مواہب میں ایک بادلیل مسئلہ تحریر فرماتے ہیں۔

بریلوی حنفیو! آؤ ہم اور تم سب مل کر اسکو تسلیم کریں اور بہت بڑے نزاعی مسئلہ کو حل کریں۔ سنو! وہ مسئلہ بشریت رسول ہے۔

بشریت رسول کے متعلق قسطلانی کا فیصلہ قسطلانی مین حیات میں اپنی کتاب کے اندر ایک سوال تحریر فرماتے ہیں :-

ھل العلم بکونہ صلی اللہ علیہ وسلم بشراً من شرط فی صحت الایمان او ھو من فروض الکفایۃ

کیا رسول اللہ کی بشریت کا علم ایمان کی صحت کیلئے شرط ہے یا فرض کفایہ ہے۔

اس کا جواب موصوف ایک بزرگ کی طرف سے تصدیقاً نقل فرماتے ہیں :-

لو قال شخص اومن برسالۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم الی جمیع الخلق ولکن لا ادری ھل ھو من البشر او الملائکۃ او من الجن او لا ادری ا ھو من العرب او العجم فلا شک فی کفرہ لتکذیبہ للقرآن وجحد ما تلقتہ قرون الاسلام خلفا من سلف وصار معلوما بالضرورۃ عند الخاص والعام۔

اگر کوئی شخص یوں کہے کہ میں (محمد رسول اللہ) کی رسالت پر ایمان رکھتا ہوں مگر نہیں جانتا کہ وہ بشروں سے ہیں یا ملائکہ سے یا جنوں سے یا یہ کہے کہ میں نہیں جانتا کہ آپ عربی تھے یا عجمی تو ایسا کہنے والے کے کفر میں شک نہیں کیونکہ وہ قرآن کی تکذیب کرتا اور اسلامی گروہوں (سلف و خلف) کے متفقہ طور پر معلوم شدہ امر کا انکاری ہے۔

بریلوی حنفیو! یہ ہے قسطلانی کی بادلیل بات جس کو وہ قرآن مجید و تعامل اہل اسلام سے ثابت کر رہے ہیں۔ اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ آؤ بے دلیل بات پر

[illegible] بات کو تسلیم کر [illegible] کیلئے یہ اصول [illegible] شرعی جو بات حنفیوں کے سامنے سرتسلیم خم کر دو۔ یہ نہ دیکھو کہ کہنے والا کون ہے شرعی دلیل پیش کئے بغیر کوئی بزرگ بھی بات پیش کرے تو اس کی بزرگی کو تسلیم کرتے ہوئے اسکے سہو و نسیان کو نظر انداز کر دو

کوٹلی والو! تمام اہل حدیث حنفی مل کر اپنے مولوی صاحب سے التماس کرو کہ محققانہ طور پر ہماری باتوں کا جواب تحریر کریں۔ اگر سچے ہیں تو اپنے دعاوی کو دلائل دینیہ سے مزین کیا کریں۔ بزرگوں کو حاضر کہیں یا زندہ گمردوں میں مانیں یا مسجدوں میں کہا اپنے عقائد کو قرآن حدیث سے ثابت کریں۔

حنفی ہیں تو سچے حنفی بن کر دکھائیں ورنہ دنیا سمجھ لے گی کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور ہیں کھانے کے اور مگر یاد رہے دنیا سے مراد دنیائے اسلام ہے جو دنیا مولوی بشیر صاحب کو نظر آتی ہے اس کے لئے اور میدان ہے جس سے وہ آشنا نہیں ہیں۔

سنئے! مغرب زدہ ہوں یا گرویدہ علی پور ہمارا فرض ہے کہ ہم صحیح احکام شریعت و شریعت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ) کو پیش کریں۔

اس کو ضرور مانیں گے اور ہمارا یہ یقین ہے کہ دنیا سچائی کو مان کر رہے گی اور بفضل خدا وہ دن آئے گا کہ توحید الٰہی و سنت رسول کی گونج مشرق سے مغرب تک پہنچ جائے گی۔ صرف وہی گروہ رہ جائیگا جس کے حق میں وارد ہے۔ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

فَانْتَظِرُوْا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ

رد الکاذیب لہا بیہ۔ مذہب حقہ اہل حدیث پر اہل بدعت اور بعض دیگر ناواقف اصحاب مختلف قسم کے اعتراضات کیا کرتے ہیں۔ جن کا مدلل اور مفصل جواب دیا ہے گویا مخالفین کا ناطقہ بند کرنے کے لئے ایک علمی ہتھیار ہے ہر اہل حدیث کو پاس رکھنا مفید ہے۔ نہ اہل بدعت دیکھ کر کانپ اٹھتے ہیں بغرض تبلیغ و اشاعت قیمت نصف کر دی ہے اصل قیمت ۱۲ ہے۔ معہ محصول ۱۰ آر محصول بھیجنا ہے۔ ملنے کا پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

وید اور اس کے تراجم اور تفاسیر

(از جناب مقصود حسن صاحب چترویدی متوطن رڑکی)

عنوان منسجہ بالا اہلحدیث ۱۶ ستمبر تا ۱۴۔ اکتوبر میں مسلسل شائع ہوتا رہا۔ بقایا مضمون دیر سے وصول ہونے کے باعث تسلسل قائم نہ رہ سکا۔ نئے ناظرین کی واقفی کے لئے چند سطور ۱۴۔ اکتوبر سے مکرر نقل کی جاتی ہیں۔ تاکہ مضمون پُرلطف ہو جائے۔ (مدیر)

سام وید کے حصہ دوم کی دوسری تقسیم یہ ہے کہ اسکو بائیس ادھیاؤں میں منقسم کیا گیا ہے۔ جو بالکل ۲۲۔ ارد پرپاٹھکوں کے مطابق ہے۔ بعض نسخوں میں ادھیاؤں کی تعداد ۲۱ ہے۔ یعنی انیسویں ادھیائے کے بعد بیسویں اور اکیسویں ادھیائے کو ملا کر ایک کر دیا ہے اس طرح شمار میں ایک ادھیا کم ہو گیا۔

ان ادھیاؤں کی ضمنی تقسیم یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک میں متعدد کھنڈ ہیں۔ اور ہر کھنڈ میں متعدد ترچ ہیں۔ اور ہر ترچ میں تین تین منتر ہیں۔

گائتری کا مشہور منتر سام وید نصف ثانی۔ پرپاٹھک ۶۔ نصف پرپاٹھک ۳ کے دسویں ترچ کا پہلا منتر ہے یا یوں کہئے کہ وہ سام وید نصف ثانی ادھیائے ۱۳۔ کھنڈ ۴ کے تیسرے ترچ کا پہلا منتر ہے۔

سام وید کی یہ تقسیمیں ذرا دقت طلب ہیں بہتر ہو کہ اسکے حصہ اول میں دستیوں پر مسلسل نمبر ایک سے لگا کر ۵۸۵ تک دے لئے جائیں۔ اور پھر یوں حوالہ دیا جاوے کہ سام وید حصہ اول دستی فلاں۔ منتر فلاں۔ اسی طرح حصہ دوم کو ۲۲۔ ادھیاؤں میں تقسیم کر کے ہر ادھیائے کے ترچوں کے نمبر مسلسل ہوں۔ اس طرح حوالے بہت سہل ہو جائیں گے۔

اتھرووید بیس کانڈوں میں منقسم ہے ان میں سے پہلا [illegible] کانڈ [illegible] پرپاٹھک ہیں۔ [illegible] پرپاٹھک کی تقسیم نہیں ہے اس وید کے سوکتوں کی تعداد ۷۳۱۔ اور [illegible] ہیں [illegible]

سوکتوں کی تعداد سات سو اکتیس ہے۔ اور کل منتر قریب چھ ہزار کے ہیں۔

چونکہ اتھرووید میں سوکتوں کے نمبر کانڈوں کے اعتبار سے دئیے گئے ہیں۔ اس لئے حوالوں میں صرف کانڈ اور سوکت کے نمبر دینا کافی ہے پرپاٹھک اور انوواک کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

چترویدبھاشیہ کار اب ہم ویدوں کے مختلف تراجم اور تفاسیر اور ان کے متعلق متفرق کارآمد کتب کا تذکرہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں پہلے ہم ان ودوانوں کی تصانیف کا حال لکھیں گے جنہوں نے چاروں ویدوں کا ترجمہ کیا ہے یا تفسیر لکھی ہے۔ ان میں سب سے اول شخصساین اچاریہ یعنی استاد ساین ہے (آچاریہ استاد کو کہتے ہیں) یہ فاضل اجل شخص جو ۱۳۱۵ء عیسوی کے قریب دکھن میں پیدا ہوا۔ بجے نگر کے ہندو راجہ کا وزیر اعظم تھا۔ ان دنوں میں ہندوؤں کا مذہبی علم بالکل زوال پذیر ہو رہا تھا۔ اوس کو نیست و نابود ہونے سے محفوظ کر دینے کے لئے ریاست کا زرِ خطیر صرف کر کے اس قابل شخص نے ملک کے ہر گوشہ سے بڑے بڑے پنڈتوں کو جمع کیا۔ اور اپنی نگرانی میں چاروں ویدوں اور ان کے متعلق تمام دیگر کتب مثلاً برہمن گرنتھوں وغیرہ کی تفاسیر سنسکرت زبان میں لکھوائیں۔ ساین اچاریہ کی رگ وید اور سام وید کی تفاسیر مکمل ہیں سیاہ یجروید کی تیتریا سنگھتا کی بھی تفسیر مکمل ہے لیکن سفید یجروید میں سے کانو شاخ کے ابتدائی بیس ادھیاؤں کی ہی تفسیر کی گئی ہے۔ اتھرووید کی ساینی تفسیر بھی دستیاب ہو چکی ہے۔ اور ایک عرصہ ہوا کہ شنکر پانڈورانگ پنڈت نے بڑے اہتمام کے ساتھ اوس کو مع ترجمہ جلدوں میں کر کے بمبئی سے شائع کیا تھا جس میں متعدد سوکتوں کی تفسیر شامل نہیں ہے۔ وید کے [illegible] ساین آچاریہ کی [illegible] کے

ہر ہون احسان رہیں گے۔ مگر یہ فاضل اہل شخص وید کی تفسیر دیکھ جاتے تو آج ویدوں کے بہت سے مقامات لاینحل رہ جاتے۔ زمانہ قدیم کے برہمن گرنتھوں اور سوتروں کے بعد صدیوں تک کسی نے ویدوں کی تفسیر پر کچھ نہ لکھا یا یوں سمجھئے کہ اس کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ یہاں تک کہ ساتویں صدی عیسوی کے وسط میں سکند سوامی وغیرہ نے رگ وید وغیرہ کے کچھ حصص کی تفسیر لکھی لیکن ویدوں کی سب سے پہلی تقریباً مکمل تفسیر لکھنے کا فخر ازل سے ساین کے حصہ میں لکھا جا چکا تھا۔

ساین کے بعد جس شخص نے چاروں ویدوں کا ترجمہ اور تفسیر لکھی ہے وہ گورنمنٹ کالج بنارس کے سابق پرنسپل مسٹر گرفتھ ہیں۔ انہوں نے چاروں ویدوں کا (جس میں تیعریہ سنگھتا شامل نہیں ہے) انگریزی میں ترجمہ ۱۸۹۶ء کے قریب کیا ہے۔ اور مختصر تفسیری نوٹ بھی دیئے ہیں۔ اس ترجمہ کو چھ جلدوں میں میسرز ای۔ جے لازرس کمپنی نے میڈیکل ہال پریس بنارس سے شائع کیا ہے۔ چاروں ویدوں کا یہی ایک صحیح ترجمہ ہے جو ہندوستان میں باسانی مل سکتا ہے۔

رگ وید دو جلد	۱۲۶۴ صفحات	قیمت	۱۴ روپیہ
سام وید ایک جلد	۳۳۸ ؍	؍	۴ ؍
سفید یجر وید ایک جلد	۳۷۲ ؍	؍	۴ ؍
اتھرو وید دو جلد	۹۳۲ ؍	؍	۱۲ ؍
میزان کل ۶ جلد	۲۹۰۶ ؍	؍	۳۴ ؍

تیسرا اور آخری ترجمہ چاروں ویدوں کا پنڈت جے دیو شرما ودیا النکار ساکن اجمیر نے ہندی میں کیا ہے۔ پنڈت جی آریہ سماج کے ممبر ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے کہ ان کا ترجمہ عام نقطۂ نظر سے مستند قرار نہیں دیا جا سکتا۔ سناتنی پنڈتوں اور غیر مذاہب کے سنسکرت کے عالموں کے نزدیک تو یہ ترجمہ تاویلات فاسدہ سے پُر ہے ہی۔ لیکن آریہ سماجی حلقے میں بھی اس ترجمہ کو استناد کا درجہ حاصل نہیں ہے۔ ہم نے بعض اہل علم سماجی اصحاب کو یہ کہتے سنا ہے کہ اس ترجمہ کا نہ ہونا اس کے ہونے سے بہتر تھا۔ تاہم چونکہ اب تک کوئی ہندی ترجمہ چاروں ویدوں کا موجود نہ تھا اس لئے سماجی پبلک میں اس ترجمہ کو

جس کی آخری جلد ابھی حال ہی میں مطبع سے نکلی ہے۔ بہت غنیمت سمجھا جاتا ہے۔ یہ ترجمہ چھوٹی تقطیع کی بارہ خوبصورت جلدوں میں چھپا ہے جن میں سے ہر جلد میں تقریباً سات سو صفحات ہیں اور قیمت فی جلد چار روپیہ (معاشی تین روپیہ) ہے۔ آریہ سماج اجمیر نے اس کو شائع کیا ہے۔ سام وید کی ایک سفید یجر کی دو اتھرو کی چار اور رگ وید کی پانچ جلدیں ہیں۔

(باقی باقی)

نزول بارش اور مولانا عبد الجلیل صاحب سامرودی

(از قلم مولوی ابوسعید عبد الرحمٰن صاحب فریدکوٹی۔ چنیوٹ)

موصوف ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں میں نیک صالح کہا کرتا ہوں۔ جماعت اہل حدیث کا طغرئ امتیاز یہی ہے کہ ہمارا ایمان قال اللہ و قال الرسول ہے۔ اس کے سوا اسرائیلی روایات حجت شرعیہ نہیں۔ موصوف خالص اہلحدیث ہیں مگر اسرائیلی روایات کی بھی بڑی وقعت کرتے ہیں۔ چنانچہ بعض اقوال کی بنا پر نزول بارش کی نسبت جو کچھ رائے ظاہر فرمائی ہے وہ ہم بجنسہ ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اس کے بعد ہم اپنی تحقیق حقیرانہ پیش کرینگے۔

من کعب الاحبار السحاب غربال المطر لولا السحاب حين ينزل من السماء لافسد ما يقع عليه من الارض. رواه القرطبي.

حضرت ابن عباس کعب احبار سے نقل کرتے ہیں کہ ابر آسمان کی چھلنی ہے اگر ابر نہ ہوں نزول باراں کے وقت تو زمین میں جہاں بھی پڑے برباد ہو جائے۔

میرے عزیز اہل حدیثو! یاد رکھو کہ ابر کی تکوین ہوا سے نہیں۔ بارش ابخرات الارض کا نتیجہ نہیں۔ یہ خیالات جماعت اہل حدیث کے اعتقادات سے کوسوں دور ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ بارش حقیقت میں آسمان سے ہے جو بوساطت ابر برسائی جاتی ہے۔ آسمان میں پانی کی کمی نہیں کہ اللہ میاں کو ابخرات الارض سے پانی لینے کی ضرورت ہو۔ (اور اگر کسی شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ برسات ابخرات الارض سے بادل بن کر ہوتی ہے) تو یہ وہ اہل توحید و فرقہ حقہ اہل حدیث بلکہ عامہ اہل سنت والجماعت سے نہیں۔ ایسے خیالات کو نزدیک تو کیا ہم پاس بھی پھٹکنے دینا جرم ہے۔

اہلحدیث امرتسر ۱۷- رمضان ۱۳۵۶ھ صفحہ ۱۲ کالم ۳

علاوہ ازیں مولانا موصوف نے چند اقوال بھی پیش کئے ہیں۔ لیکن کوئی قول سنداً آنحضرت صلعم تک نہیں پہنچتا سب کا خلاصہ یہی ہے کہ برسات آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ فاضل مدیر مولانا صاحب نے موصوف کو اس مضمون کے اخیر میں خاص توجہ دلائی تھی۔ لیکن ہمیں ایک اور خاص وجہ سے یہ مضمون کچھ تفصیل کے ساتھ لکھنا پڑا۔

تقریباً آٹھ ماہ کا واقعہ ہے کہ مجھے پنجاب کی ایک جامع اہل حدیث میں درس قرآن سننے کا موقعہ ملا۔ مدرس صاحب نے بھی بعینہٖ مولانا سامرودی صاحب کے ارشادات گرامی کو دہرایا تھا۔ اُس درس میں مجھے یہ خیال ہوا کہ مدرس صاحب تنہا غلطی کھا رہے ہیں۔ لیکن اب معلوم ہوا کہ مولانا سامرودی جیسے عالم و فاضل بھی اس مسئلہ میں یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور خدا جانے اس قدیم فلسفہ کو ماننے والے اور کتنے علم دوست ہونگے؟

اب ہم مولانا سامرودی صاحب کی علمی محنتوں کی تعریف کرتے ہوئے آپ کی توجہ ذیل کے مضمون کی طرف منعطف کرانا چاہتے ہیں۔

(۱) وانزلنا من المعصرات ماء ثجاجا۔ عن ابن عباس من المعصرات ای من السحاب۔ وكذا قال عكرمة وابو العالية والضحاك۔ والحسن والربيع بن انس۔ والثوری۔ واختاره ابن جرير تفسیر ابن کثیر جلد ۴ صفحہ ۴۶۴ مطبوعہ مصر جدید۔ جمہور سلف نے معصرات کا معنی بادل لیا ہے۔ اور ابن جریر نے بھی اسی معنی کو ترجیح دی ہے۔

(۲) والاظهر ان المراد بالمعصرات السحاب [illegible]

فارسی بول چال ۱۰۰ ... (۲۱۰) [illegible]

ظاہر ہے ... کہ معصرات کا معنی بادل ہے یہ ترجمہ
وحتی ابن کثیر نے پسند کیا ہے
(۳) المعصرات السحابۃ معالم التنزیل ...
(۴) ءانتم انزلتموہ من المزن - ای السحاب -
معالم ... جلد ۸ - اس جگہ مزن کا معنی بھی بادل ہے -
قرآن مجید میں دو آیات صاف طور پر آئی ہیں پہلی
یہ ہے وانزلنا من المعصرات ماء ثجاجا - یعنی ہم نے
بادلوں سے پانی آتارا - اور دوسری یہ ہے ۔
ءانتم انزلتموہ من المزن ام نحن المنزلون -
کیا تم نے بادلوں سے پانی اتارا یا ہم اتارنے والے ہیں -
ان دو آیات میں صریحًا الفاظ اور صریح نص
خداتعالیٰ ثابت ہو رہا ہے کہ پانی بادلوں سے برسا کرتا
ہے - اہل اسلام کے تین مشہور مفسر ابن جریر - ابن کثیر
اور معالم التنزیل کا یہی مذہب ہے کہ پانی بادلوں سے
برستا ہے - اب رہی یہ بحث کہ بادل کس طرح بنتے ہیں؟
وہ ہر شخص مشاہدہ سے دیکھ سکتا ہے - خداوند عالم تو اپنی
حکمت کاملہ بتلانا چاہتا ہے کہ ہم ہی ابخرات الارض
بنانے والے اور ہم ہی ان ابخرات الارض کو دوسری
شکل میں بادل بنانے والے اور جہاں چاہیں برسانے
والے ہیں - لیکن مولانا کے ذہن میں اسرائیلی روایت
بیٹھی ہوئی تھی اس لئے آپ نے ان آیات کی تفسیر انہی
کے ماتحت کی ہے - مولانا موصوف کبھی کوہستانی علاقہ
میں اگر تشریف لے جائیں تو اپنی آنکھوں سے ابخرات
اٹھتے بادل بنتے اور برستے دیکھ لیں - اور اخباری
اطلاعات ہیں کہ ترقی زمانہ سائنس والوں نے اپنے انسانی
تجربات کی بنا پر اور آلات برقیہ کی طاقتوں سے ... مربع
میل میں موسلا دھار بارش برسا دی ہے -

مولانا صاحب کو نزلنا من السماء سے شاید کچھ
تسامح ہوا ہے - کہ پانی تو آسمان سے اتارنے کا حکم
خدا دیتا ہے - پھر یہ ابخرات الارض کیسے پانی بن گئے؟
حالانکہ اس قسم کے محاورات قرآن مجید میں جا بجا موجود
ہیں - (۱) یبنی آدم قد انزلنا علیکم لباسا
یواری سوآتکم وریشا - آیت - اے اولاد آدم
ہم نے تم پر لباس نازل کیا - اس جگہ لباس کو نازل
کہا تعلق؟ ہم رات دن کپاس بوتے نکالتے صاف
کرتے دھنتے کاتتے کپڑا بنتے اور پہنتے ہیں - خدا کب
اور کس وقت آسمان سے کپڑوں کے تھان آتارا کرتا ہے
اور اچکنیں کی ملیں نازل کیا کرتا ہے؟

(۲) وفی السماء رزقکم وما توعدون تاتیت
خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ تمہارا رزق آسمانوں
میں ہے - لیکن ہم رات دن اپنے خورد و نوش کو اپنے
ہاتھ سے پکاتے اور کھاتے ہیں - ہم نے کبھی نہیں دیکھا
کہ پکا پکایا کھانا ہم پر نازل ہوا ہو - اسی طرح
نزلنا من السماء مجازی طور پر بولا گیا تھا - مگر محترم
مولانا صاحب اور پرانے خیالات کے دوستوں کو سمجھ
آ رہا ہے کہ شاید آسمانی برسات کا نالہ دریائے ستلج
کی طرح آسمان سے (واٹر فال کی طرح) گرتا ہوا بادلوں
پر پڑتا ہے - اور پھر بادلوں کے ذریعہ آبپاشی ہوتی
ہے - اسی قسم کے اور بھی بیسیوں خیالات مسلمانوں میں
موجود ہیں - جو عقلاً و نقلاً کسی طرح قابل تسلیم نہیں -
بلکہ ان کا بیان کرنا غیر قوموں کو اسلام پر مذاق اڑانے
کا موقعہ دینا ہے -

اگر مولانا موصوف کوئی ایسی صحیح حدیث پیش
فرما دیتے جس سے آپ کا ادعاء بفرمان رسول اللہ صلعم
ثابت ہوتا تو ہم پھر بھی تسلیم کر لیتے - مگر افسوس کہ
قال الرسول کی جگہ اسرائیلی روایات سے ایک اہل حدیث
کی تسلی و تشفی کرنا چاہتے ہیں جو بہت ہی مشکل امر ہے -
اس معروضہ کے اختتام پر میں تمام علماء اہل حدیث
سے نہایت ہی دردمندانہ و عاجزانہ التماس کرونگا کہ
خدا کے لئے بقاعدہ محدثین اعتقادی امور میں قال اللہ و
قال الرسول پیش کیا کریں - اور اگر قول رسول سے کوئی
چیز ثابت نہ ہو تو اس کے درپے نہ ہوا کریں - ہاں اگر
کوئی صحیح حدیث مل جائے تو وہ خواہ عقلاً کتنی ہی محال یا
مشکل ہو اسے بے دھڑک پیش کر دیا کریں - ہمارا
مذہب کسی غیر نبی کا بنایا ہوا نہیں - بلکہ وہ ہے جس میں
خود آنحضرت صلعم کو ایک حرف تک از خود ملانے کی
اجازت نہ تھی - پس اسی اختصار پر مضمون ختم کرتا ہوں
وللہ اعلم - والسلام! (ابو سعید)

آہ - کیا کہہ گئے؟

(قابل توجہ اعیان اہل حدیث)

؎ قیصر کی دنیا سوتی ہے تخریب کے محشر زاروں میں
دل کے ٹکڑے ذرے بنکر اب مارے مارے پھرتے ہیں

اخبار اہلحدیث امرتسر جلد ۳۰ ... کا پرچہ اگرچہ گوناگوں
مسرتوں، امیدوں، امنگوں اور حوصلہ افزائیوں کا
مرکز ہے - لیکن اسکے ایڈیٹوریل کی آخری التماس
تمام چیزوں پر پانی پھیر دیتی ہے - بالخصوص اس کی یہ
عبارت کہ "مجھے یقین نہیں کہ سال ہذا کے خاتمے تک
میں یہ خدمت سرانجام دیتا رہونگا" احباب و دردمند
اور عقیدت مندوں کے لئے کس قدر مایوس کن ہے -
آہ اس کی تلخی، اس کی تیزی اور اس کی سمیت کچھ
انہی لوگوں کے دل و دماغ اور قلب و جگر سے پوچھنی
چاہیئے جنہیں واقعی مولانا سے قلبی اور مذہبی عقیدت و
محبت ہے ۔

رگ و پے میں جب اترے زہر غم تب دیکھئے کیا ہو
ابھی تو تلخی کام و دہن کی آزمائش ہے

واقعہ اور حقیقت یہ ہے کہ جب سے میں نے مولانا
کی یہ عبارت پڑھی ہے - دل میں سخت اضطراب و بے چینی
ہے اور اس وقت تو اشک چشم بھی بے قابو ہو کر نکلے جاتے
ہیں - یقینًا جیسے آج حضرت مولانا صاحب مدظلہ کو
سال گزارنے کا یقین نہیں اسی طرح کبھی بھی سال
گزارنے کا یقین نہیں تھا اور نہ ہی ہونا چاہئے - مگر سوال
یہ ہے کہ کیا کبھی حضرت مولانا کے قلم سے اس قسم کی
عبارت کا اس لب و لہجہ میں صدور بھی ہوا تھا (دفاعہم و
تدبر) ؎ دانشمنداں را اشارہ کافیست

بہرکیف میرا خیال ہے کہ حضرت مولانا صاحب
مدظلہ کی موجودہ زندگی بھی (حملہ قاتلانہ کے بعد سے)
ایک نعمت غیر مترقبہ اور دینی و عطائی زندگی ہے جس کا
صلہ یا شکریہ حضرت مولانا صاحب کی طرف سے
تشریح توحید کی صورت میں شائع کیا گیا جو درحقیقت
اس نعمت بے بہا کے مقابل کوئی حیثیت حقیقت

ahmadimuslim.de

نہیں رکھتا۔ اگر سچ پوچھئے تو ایسے ایسے سیکڑوں رسالے حضرت مولانا صاحب مدظلہ کے ادنیٰ شاگرد شائع کر سکتے بلکہ کرتے ہی رہتے ہیں۔"

البتہ حضرت مولانا صاحب مدظلہ کو اپنی حیثیت کے مطابق "ہر مرد سے وہر کارے" کوئی ایسا مرکزی اور ملی و مذہبی کام کرنا چاہئے جو دوسروں کے کئے بھی نہ ہو سکتا ہو۔ جس پر صحت تو کجا بلکہ یہ حیات ثانیہ بھی اس پر قربان و فدا ہو جاوے۔

جماعت کو خوب یاد رکھنا چاہئے کہ آج جو مرکزی کام صرف مشکل ہی نظر آتا ہے کل وہی مشکل تر بلکہ محال ہو جائے گا اور کوئی سلجھانے والا بھی نظر نہ آئے گا۔ لہذا ؎

غنیمت جان لو مل بیٹھنے کو
جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے

(عقیل مئوی کان اللہ لہٗ)

آیت تطہیر اور شیعہ

(از قلم حکیم مولوی عبدالسلام صاحب مبارکپوری)

آیت تطہیر[1] شیعوں کی مایہ ناز آیت ہے۔ جس سے وہ بڑے فخر و مباہات کے ساتھ اہل بیت نبی جن کی تعداد بقول اُن کے چار نفوس طاہرہ مولا علی مرتضیٰ، حسنین اور سیدۃ النساء فاطمہ زہرا (رضی اللہ عنہم) میں محدود و منحصر ہے۔ کی طہارت و عصمت پر احتجاج و استدلال کرتے ہیں مگر حقیقت امر یہ ہے کہ حضرات شیعہ آیت تطہیر میں لفظ "اہل بیت" سے اہل بیت نبی مراد ہونا ہی ثابت نہیں کر سکتے چہ جائیکہ ان کی طہارت و عصمت پر استدلال و احتجاج حاشا شد۔ بخلاف ہم سنیوں کے کہ ہمارے نزدیک آیت تطہیر کا نزول امہات المومنین ازواج النبی ہی کی شان میں ہوا ہے۔ جیسا کہ اس کا سیاق و سباق سب کچھ اسپر دال ہے۔ اور اس سے شیعوں کو بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ "اھل"[2] کا لفظ "ازواج" کو شامل ہے کیونکہ خود مولوی فرمان علی صاحب شیعہ مترجم قرآن نے اپنے ترجمہ قرآن میں آیت فلما قضیٰ موسی الاجل وسار باھلہ (پ ۲۰۔ ع ۹) و نیز آیت قالت ما جزاء من اراد باھلک سوء (پ ۱۲۔ ع ۳) میں اھل کا ترجمہ بی بی کیا ہے فنعم الوفاق۔

خیر اب آئیے! ہم نے جو دعویٰ کیا ہے کہ شیعوں کا آیت تطہیر میں اھل سے اہل بیت نبی مراد لینا قطعاً باطل ہے۔ سو اس کی دلیل ملاحظہ کیجئے!

مولوی فرمان علی صاحب شیعہ پٹنوی کے بقول آیت تطہیر موجودہ قرآن مجید میں اپنے موقعہ اور محل پر نہیں ہے۔ بلکہ یہ آیت کسی اور لامعلوم جگہ کی ہے جو یہاں خواہ مخواہ گھسیڑ دی گئی ہے۔ چنانچہ آپ نے آیت تطہیر کے حاشیہ پر بڑی ہوشیاری سے تحریر فرمایا ہے:۔

"بعض حضرات اہل سنت کا خیال ہے کہ اس میں ازواج بھی شامل ہیں اور مدح و ثنا اور اہل بیت میں داخل ہیں لیکن یہ خیال چند وجوہ سے بالکل غلط ہے۔ اگر ازواج مقصود ہوتے تو جس طرح ماقبل و مابعد کی آیت میں ضمیر جمع مونث حاضر تھی اس میں بھی باقی رہتی۔ بلکہ اس آیت کو درمیان سے نکال لو اور ماقبل اور مابعد کو ملا کر پڑھو تو کوئی خرابی نہیں ہوتی بلکہ اور ربط بڑھ جاتا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت اس مقام کی نہیں بلکہ خواہ مخواہ کسی خاص غرض سے گھسیڑی گئی ہے۔"

بہت خوب! میں کہتا ہوں پس جب آیت تطہیر بقول مولوی فرمان علی صاحب اپنے موقع اور محل پر نہیں ہے اور اس کا مقصود محل ہی نامعلوم ہے تو بلاکسی دلیل قوی و قرینہ صارفہ کے اس سے اہل بیت نبی کی طہارت و عصمت پر شیعوں کا احتجاج و استدلال کیونکر صحیح ہوگا؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ نہ معلوم یہاں اہل بیت سے کون لوگ مراد ہیں اور کس کے؟ یا ایہا الرافضۃ ہاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔

(تنبیہ) ممکن ہے حضرات شیعہ روایات کی آڑ لے کر کہہ دیں کہ آیت تطہیر کا نزول حضرت فاطمہ حسنین اور علی مرتضیٰ کی شان میں ہوا ہے۔ لہذا اہل بیت سے یہی لوگ مراد ہیں۔ تو میں کہوں گا کہ یہ صریح مغالطہ اور کھلی ہوئی غلطی ہے۔ کیونکہ کسی روایت سے ہرگز ثابت نہیں ہے کہ آیت تطہیر کا نزول انہی لوگوں کے بارے میں ہوا ہے۔ بلکہ ان روایات کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو ایک چادر میں لے کر دعا فرمائی کہ

اللھم ھولاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا (جامع ترمذی) ومن ادعی خلافہ فعلیہ البیان۔

ہاں روایات سے یہ البتہ ثابت ہے کہ آیت تطہیر ازواج النبی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

اخرج ابن ابی حاتم و ابن عساکر من طریق عکرمۃ عن ابن عباس فی الآیۃ قال نزلت فی نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ۔

الغرض حضرات شیعہ کو چاہئے کہ پہلے آیت تطہیر میں "اھل بیت" سے اہل بیت نبی مراد ہیں ثابت کریں پھر ان کی عصمت و طہارت پر استدلال کریں۔ وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا۔

تحفہ مجددیہ

حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں سے وہ حصہ جو آپ نے فرقہ شیعہ کے رد میں لکھا ہے: اس کا اردو ترجمہ "[illegible]" ہے جس کا مطالعہ [illegible] مفید ہے [illegible] ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

---

[1] آیت تطہیر یہ ہے۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ (پ ۲۲ ع ۲)

[2] اجیب عن ھذا بان التذکیر باعتبار لفظ الاھل کما قال سبحانہ اتعجبین من امر اللہ رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اھل البیت وکما یقول الرجل لصاحبہ کیف اھلک یرید زوجتہ او زوجاتہ فیقول ھم بخیر۔ ۱۲ منہ

✱ (نوٹ) امر تمر کی تجویز پر مشتمل ایک مضمون جناب شاکر صاحب صدیقی مقیم خرمن (ضلع گیا) کی طرف سے بھی آیا ہوا ہے۔ [illegible]

فتاویٰ

س ۴۸ } زید نے بکر کی تحریری ضمانت مبلغ ۱۸۴ روپیہ کی ایک ساہوکار کے پاس دیدی ہے کہ میں دو قسط میں ادا کردونگا۔ چنانچہ پہلی قسط مبلغ ۸۴ روپیہ ادا بھی کردی۔ دوسری قسط اس خیال سے ادا نہیں کی کہ بکر خود ادا کرے۔ مگر اس نے بھی ادا نہیں کی۔ اور بکر فوت ہوچکا ہے۔ اور ایک سو روپیہ اس کا باقی ہے۔ چونکہ قرض کسی حالت میں معاف نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے بروئے شرع محمدی وہ قرض زید ادا کرے۔ یا بکر کے ذمہ رہا۔ اسکے وارث ادا کریں۔ زید ضامن ہے اگر زید کو ہی ادا کرنا چاہئے کیا زید اپنی زکوٰۃ یا اپنے رشتہ داروں سے زکوٰۃ لیکر اس قرضہ میں دے سکتا ہے۔ یا اگر ساہوکار سے نصف معاف کرالیوے تو بھی جائز ہے۔ اور نصف ادا کردیوے۔ اگرچہ قانون انگریزی کے مطابق وہ قرض زائد المیعاد ہوچکا ہے مگر قرآنی قانون کے مطابق اس کی ادائیگی ضروری ہے اس کی بابت پرسش زید سے ہوگی یا بکر سے۔

(محمد عبداللہ خریدار اہلحدیث نمبر ۱۴۴۹۰)

ج ۴۸ } سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ زید نے بکر کے قرض کی ادائیگی اپنے ذمے لی ہے۔ اس لئے ہر حالت میں زید ہی ذمہ دار ہے۔ بکر کی زندگی اور بعد وفات کے زید ہی ادا کرے گا۔ اور بکر مذکور سے یہ قرض ادا کر سکتا ہے۔ مصارف زکوٰۃ میں غارم (مقروض) بھی ہے۔ اسکے ماتحت زکوٰۃ سے یہ قرض ادا کر سکتا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۴۹ } میری بیوی اپنی والدہ کے پاس رہتی ہے۔ ایک لڑکی اور دو لڑکے اسکے پاس ہیں [illegible] بغیر اجازت اور بغیر رضامندی لڑکی کا نکاح کردیا ہے۔ [illegible] میں [illegible] شامل تھے۔ انہوں نے میری بیوی سے دریافت کیا کہ لڑکی کا باپ موجود نہیں نکاح کس طرح ہوگا اس کی اجازت ضروری ہے۔ میری بیوی نے کہا کہ لڑکی کا باپ راضی ہے۔ اس نے خط کے ذریعہ اجازت دیدی ہے۔ ملاں جب لڑکی سے کہنے گیا تو لڑکی نے بھی کہا کہ میرا باپ اور بڑی ہمشیرہ نہیں آئے۔ جب تک میرا باپ اجازت نہ دے اور راضی نہ ہو میرا نکاح نہ کرنا۔ چنانچہ اسکو ایک فرضی خط دکھایا گیا کہ تمہارا باپ راضی ہے۔ اس سے اجازت طلب کی ہے وہ خود ایک ضروری کام کی وجہ سے نہیں آسکا اور تمہاری ہمشیرہ کسی شادی پر گئی ہوئی ہے ورنہ نکاح میں بلالیتے۔ لڑکی ناخواندہ تھی وہ ماں نانی کے کہنے پر لگ گئی۔ لڑکے والے بھی لڑکی کو کہنے لگے کہ اگر تمہارا باپ اجازت نہ لکھتا تو ہم نے نکاح کا قصد نہ کرنا تھا لڑکی کو اور بھی یقین ہوگیا۔ چنانچہ نکاح ہوا۔ اب آپ کی خدمت میں گذارش ہے کہ آیا یہ نکاح شرع محمدی میں جائز ہے یا ناجائز؟

(علم الدین ٹیلر از شہر سیالکوٹ)

ج ۴۹ } صورت مسئولہ میں نکاح نہیں ہوا کیونکہ ولی موجود نہیں اور لڑکی کی رضا مشروط ہے جو بغیر شرط (رضاء والد) کے کالعدم ہے۔ اللہ اعلم!

س ۵۰ } ایک شخص نے اپنی منکوحہ عورت جوان کو غیر محرم مرد مجرد جوان کے ساتھ حج کرنے کو بھیجا ہے۔ اس عورت اور اسکے خاوند اور اس غیر محرم مرد تینوں کو کہا گیا تھا کہ غیر محرم عورت کا غیر محرم مرد کے ساتھ حج کرنے کو سفر کرنا ناجائز ہے اور علمائے دین کا فتویٰ ہے کہ محرم کے ساتھ ہونے کے سوا عورت حج کو نہ جائے۔ ان تینوں نے انکار کردیا کہ ہم علمائے دین کا حکم نہیں مانتے اپنی مرضی کریں گے اور کرلی۔ اب آپ فرمائیں کہ ان دونوں کا حج جائز ہوگا یا ناجائز اور اسکے خاوند کو کیا ثواب ہوگا کہ جس نے عورت کی نمازوں کے سوا فرض نمازیں اور روزے کبھی بھی ادا نہیں کئے اور جس نے غیر محرم مرد کے ساتھ عورت حج کرنے کو بھیجدی۔ حالانکہ خاوند اس کا اور وہ عورت دونوں مسکین ہیں۔ اس عورت پر حج فرض ہی نہ تھا۔ جو سنتے گئے ہیں اس کے [illegible] عورت کا [illegible] کو معاف کرتا ہے اور سنا گیا ہے کہ راستے میں اور وہاں خاوندی میں محرم ہی جھوٹ بولا کرتا تھے۔ (۱) اور یہ بھی فرمائیں کہ جب وہ حج کرکے آویں تو ان کی تعظیم و تکریم حاجی سمجھ کر بجالانی ضروری ہے یا نہیں؟ (۲) غیر محرم مرد جو اپنی گرہ سے حج کرانے گیا ہے اس کو اس حج کرانے کا اجر ملیگا یا نہیں اور اپنا بھی اس کا حج جائز ہے یا ناجائز۔ (۳) غیر محرم مرد کے ساتھ جو عورت حج کو گئی ہے اس کا حج جائز ہوگا یا نہ۔ (۴) اس عورت کے خاوند کو کیا اجر ملیگا جو کہتا ہے کہ میں نے حج کی اجازت عورت کو دی ہے۔ نماز روزہ تو ادا نہیں کرتا۔

(سائل ایک مسلمان)

ج ۵۰ } تمام سوالات کا مجملاً جواب ہے کہ عورت کو نامحرم کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں بحکم حدیث باقی رہا حج کا قبول ہونا یا نہ ہونا اس کا علم خدا کو ہے جو نیات سے پورا واقف ہے۔ مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ جس عورت کے ساتھ جانے والا محرم نہ ملے اور خاوند نہ جاسکے تو اس کا حج ملتوی ہے۔ اللہ اعلم!

س ۵۱ } سلطان ابن سعود نے چالیس ہزار قبوں کو بدعت ہونے کے باعث منہدم کیا۔ تو کیا سبب ہے کہ فی الحال چار مصلے کو مکہ معظمہ میں قائم رکھا ہے کیوں نہ چار کو توڑ کر ایک کیا۔ چونکہ چار مصلیٰ کا قرآن و حدیث صحیح سے کہیں ثبوت نہیں ملتا۔

(محمد شہادت اللہ مدرس نیا بہادرپور)

ج ۵۱ } حرم میں جو چار جماعتیں ہوتی تھیں اب وہ ایک ہی ہوتی ہے۔ اب وہ تفریق نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ جلالۃ الملک کو شریعت پر مستحکم رہنے کی توفیق عطا کرے آمین

س ۵۲ } کیا رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں تبلیغ و تنظیم کی قسم کی کوئی تحریک تھی اور کیا رسول اللہ صلعم نے تبلیغ و تنظیم کی کوئی مثال قائم کی۔ تبلیغ گروہ کے لئے شرع کا کیا حکم ہے؟ (سید عبدالرؤف شاہ۔ پانڈا کوڑا)

ج ۵۲ } عہد نبوی میں یہ صورت نہیں تھی۔ اور نہ اس وقت ہوسکتی تھی کیونکہ مذہبی حکومت تھی جس میں بعض اوقات سلب ایمان کا باعث ہے۔ اور آج کل کی تبلیغ گروہ یورپ کا طریق ہے۔ اللہ اعلم!

متفرقات

اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا ہر معاون اخبار و بہی خواہ کے علاوہ ہر اہل توحید کا تبلیغی فرض ہے۔ اس لئے اس کی اشاعت میں ہر ممکن کوشش جاری رکھنی چاہئے۔

مدرسہ مکہ مکرمہ کی امداد کے لئے مبلغ ۳۲ روپیہ دفتر ہذا میں ۲۳ تک جمع ہوئے۔ جو بدست چوہدری محمد امین صاحب امرتسری مکہ معظمہ ارسال کئے گئے۔

مدرسہ دار الحدیث مدینہ منورہ کے لئے از ملک عبد الحق صاحب جالندھر ۵

عید آنہ فنڈ از جناب سیف علی صاحب کوٹلی ضلع میرپور جموں ۱۴

اشاعت فنڈ میں عرصہ سے کوئی رقم نہیں آئی۔ حالانکہ رسالہ "مسئلہ تقلید شخصی" اسی فنڈ سے مفت شائع ہونے والا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی ایک دو رسائل اسی فنڈ سے مفت طبع ہونگے۔ انشاء اللہ!

اس لئے شائقین تبلیغ حق کو چاہئے کہ اس فنڈ کی حتی المقدور امداد کریں۔

غریب فنڈ میں بھی اس ہفتہ کوئی رقم نہیں آئی۔ برعکس اسکے سائلین کی تعداد روز افزوں بڑھتی جا رہی ہے۔ اس فنڈ کی امداد کرنا تبلیغ توحید و سنت کی امداد کرنا ہے احباب خیر کو اس طرف ضرور توجہ دینی چاہئے۔ سائلین کی کثرت کی وجہ سے آئندہ کے لئے داخلہ بند کیا جاتا ہے جب تک پہلے سائلوں کو نہ مل لے۔

تبدیلی پتہ کی بابت خریداران اہلحدیث کو کئی بار توجہ دلائی گئی ہے کہ پتہ تبدیل کرتے ہی دفتر میں اطلاع بھیجا کریں تاکہ ان کو اور دفتر کو تکلیف نہ ہو۔ مگر افسوس ہے کہ بعض حضرات خود تو اس طرف توجہ نہیں فرماتے اور اخبار نہ ملنے کی بنے جا شکایات کا غصہ کارکنان دفتر پر نکالتے ہیں۔ امید ہے ہماری اس صاف گوئی پر ہمیں معذور سمجھا جائے گا۔

ضرورت کتب مقالات السنن و القاموس المحیط، کشف الظنون، ثمر النکات(؟) ... کتاب ... مع ... جو صاحب جن کتب برائے فروخت ہوں یا جائے فروخت کا علم ہو تو مجھے اطلاع دے۔ ممنون ہونگا۔ (الراقم ابو الحیر شاکر محمد طالب علم خلف مولوی عبد العزیز صاحب مرحوم چوڑوی داعظ اہل حدیث کانفرنس بلال چد سپرو المضلع ملتان مدرسہ محمدیہ جامع مسجد اہل حدیث)

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا

سالانہ اجلاس

۷-۸-۹ اپریل کو نہایت تزک و احتشام سے قصبہ فتحگڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (پنجاب) میں منعقد ہوگا۔

اہل حدیث کانفرنس کی امداد کے لئے

عید اضحی کے موقعہ پر

عید آنہ فنڈ

کو ضرور یاد رکھیں

مباحثہ تقلید شخصی!

یہ رسالہ بحث تقلید میں فیصلہ کن ہے۔ جو اشاعت فنڈ کی لاگت سے چھپ کر مفت شائع ہونے والا ہے۔ محصول ڈاک ۹ پائی۔ چندہ اشاعت فنڈ ۳ پائی آنا چاہئے۔ مجلد طلب کرنے والے اصحاب جلدی درخواستیں بھیجیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ضرورت کتب حسب ذیل کتابوں کے مطالعہ کا بے حد شوق رکھتا ہوں۔ خاکسار کو اتنی استطاعت نہیں جو قیمت دیکر خرید سکوں۔ لہذا ناظرین سے گذارش ہے کہ ایک نسخہ یا چند التماس فی سبیل اللہ حاجت فرماویں۔ نام تفسیر ثنائی اردو کل ... (... موضع ...)

تفسیر آیات کریمہ۔ (۴) فتاوی نذیریہ کل۔ (۵) الارشاد الی سبیل الرشاد۔ (۶) تعلیمان ... (۷) خلفاء اربعہ (۸) دیدار نہ پرکاش۔ (۹) ... ابو الوفاء۔

محمد ابرہیم ... مظفر پور اسٹیشن مظفر پور

نوٹ: یہ تمام کتب دفتر اہلحدیث سے مل سکتی ہیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

اسلامی نماز کا اگر انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہو تو ناظرین میں سے کوئی صاحب مجھے مطلع فرمائیں۔ (راقم محمد حبیب الرحمن۔ گوراگھاٹ۔ ضلع دیناجپور)

ضرورت رشتہ (۱) ایم۔ اے پاس۔ عمر تیس سال۔ ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار آمدنی۔ نہایت متدین اہل حدیث کے نکاح ثانی کے لئے ایک تعلیم یافتہ۔ نیک خصلت دیندار نوجوان امور خانہ داری میں ماہر لڑکی کی ضرورت ہے۔ اگرچہ پہلی بیوی سے اولاد ہے لیکن وہ علاوہ ان پڑھ ہونے کے اکثر بیمار رہتی ہے۔

(۲) ایک اٹھارہ سالہ پابند صوم و صلوٰۃ شریف خاندان دوشیزہ کے لئے ایک صحیح العقیدہ اہل سنت والجماعت برسر روزگار شریف الطبع لڑکے کی ضرورت ہے۔ رسم و رواج ذات پات کی کوئی تخصیص نہیں۔ جملہ خط و کتابت در صیغہ راز۔

پتہ:۔ "ص۔ع" معرفت ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر

قابل توجہ ناظرین اہلحدیث میرے والد بزرگوار مولوی حافظ عبد اللہ صاحب پسروری جو ایک موحد اور متبع سنت عالم تھے۔ داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے ہم عمزدوں کو داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے پسماندگان میں سے ہم تین بہنیں اور ایک بیوہ والدہ ہے۔ دو بہنیں تو شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں مگر ہماری والدہ کے گذر اوقات کا کوئی انتظام نہیں۔ حضرات اہل خیر فی سبیل اللہ ہماری امداد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

نوٹ:۔ والد محترم اخبار اہلحدیث کے پرانے خریدار تھے۔ ... اخبار کی مکمل فائلیں ... شائقین میں سے کوئی صاحب خرید فرمانا ... توجہ ... فیصلہ کر لیں۔ ... صاحب ... محلہ

ملکی مطلع

دنیا میں کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونے والا ہے

؎ آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں

برسات کے موسم میں بادلوں کی آمد آمد ہوتی ہے۔ گرجتے ہیں کہیں برستے ہیں کہیں۔ جس کا نقشہ اس مصرع میں ہے

؎ جو گنگا پہ گرجا تو جمنا پہ برسا

اسی طرح دنیا میں آج کل جنگ وجدال کے بادل گرج رہے ہیں۔ کبھی یورپ میں برسنے کا گمان غالب ہوتا ہے تو کبھی افریقہ میں۔ (کبھی ٹیونس میں تو کبھی جبوتی میں) آج کل جبوتی میں خطرہ زیادہ ہے۔ جبوتی حبشہ کے قریب فرانس کی بندرگاہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اطالیہ کا ارادہ جبوتی پر حملہ کرنے کا ہے۔ ادھر فرانس بھی مدافعت کے لئے کیل کانٹوں سے طیار ہے۔ کوئی تعجب نہیں کہ یہیں سے جنگ کی آگ بھڑک کر سارے یورپ کو خاکستر کردے۔ ٹیونس میں بھی لڑائی کا خطرہ پایا جاتا ہے۔ کیونکہ اطالیہ ٹیونس کا بھی دعویدار ہے

اصل حقیقت یہ ہے کہ دول یورپ میں اصلی نزاعی صورت کوئی نہیں بلکہ یہ مشہور کہاوت ان پر صادق آتی ہے

ایک بھیڑیا دریا کے اوپر کی جانب بیٹھا ہوا تھا اور نیچے کی جانب ایک بکری کا بچہ پانی پی رہا تھا۔ بھیڑیا غرا کر بولا اے تونے میرا پانی خراب کردیا ہے بکری کے بچے نے بمنت کہا حضور! میں تو نیچے کی طرف ہوں میری طرف سے پانی اوپر کو کیونکر جاسکتا ہے۔ بھیڑیے نے غرا کر کہا چپ رہو آج چھ ماہ ہوئے کہ تونے مجھے گالی دی تھی۔ بکری کے بچے نے کہا۔ حضور! میری تو عمر [illegible] کی ہے۔ بھیڑیے نے کہا بکومت تو نے نہیں تو تیرے باپ نے گالی دی ہوگی۔ بکری کے بچے نے کہا کہ حضور! یہ سب باتیں مجھے کھانے کے بہانے ہیں۔

یہی کیفیت آج یورپین حکومتوں کی ہے۔ جو حکومت اپنے کو طاقت ور دیکھتی ہے وہ کمزور کو دبانا چاہتی ہے

ہم نے اہلحدیث مورخہ ۹۔ دسمبر ۱۹۳۸ء میں لکھا تھا کہ جرمنی سے خطرہ ہے کہ وہ اپنے جملہ نقصانات کا مطالبہ کریگا اس ہفتے کی خبروں سے ہمارے خیال کی تائید ہوتی ہے۔ چنانچہ بعض مدبرین یورپ کا گمان ہے کہ عنقریب جرمن اپنا دیا ہوا تاوان جنگ واپس طلب کریگا۔

ادھر دول مخالفہ نے جرمن کا ایک مطالبہ پورا کیا وہ فوراً دوسرا مطالبہ پیش کردیگا۔ اگر دوسرا بھی پورا ہوگیا تو تیسرا پیش کردیگا۔ آخر کار جنگ ہی ان مطالبات کو ختم کریگی۔ والعلم عند اللہ

وہ جنگ کتنا طول پکڑیگی اس کا علم بھی خدا ہی کو ہے۔ مگر چین وجاپان کی طویل جنگ دیکھ کر گمان ہوتا ہے کہ یورپ کی آیندہ جنگ اس سے زیادہ طول پکڑیگی۔ آج دنیا میں جو حرکت حریت جاری ہے۔ اسپر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سی غلام قومیں آزاد ہوجائیں گی۔ عجب نہیں کہ بعض آزاد قومیں غلام ہوجائیں۔ عرب کے شاعر متنبی کا یہ شعر انہی معنی میں ہے ؎

بذا قضت الایام مابین اھلھا
مصائب قوم عند قوم فوائد

سکولوں کالجوں میں لڑکوں لڑکیوں کی تعلیم کا نتیجہ

قرآن مجید بانیٔ فطرت کا کلام ہے جو انسان کی دو صنفوں (مرد وعورت) کے طبعی تقاضے کو خوب جانتا ہے۔ اس لئے اس نے اس خرابی کی بندش کیلئے جو ان دونو کے ناجائز ملاپ سے پیدا ہوتی ہے۔ خاص احکام جاری کئے ہیں۔ لیکن جو لوگ فطرت کے خلاف چلنے والے ہیں وہ فطرت کے تقاضے کو ہنسی مذاق سمجھتے ہیں۔ غیر مسلم اخباروں میں یہ لفظ (پردے کی لعنت) عام طور پر بولا اور لکھا جاتا ہے مغرب زدہ مسلمان بھی پردے کی مخالفت کرتے ہیں پس یہ دونوں گروہ (پردہ در مسلم وغیر مسلم) واقعات زمانہ غور سے دیکھیں اور سنیں۔ سکولوں اور کالجوں کی لڑکیوں نے لڑکوں کی حرکات ناشائستہ کی شکائت گاندھی جی کے پاس بھیجی ہے۔ جس کے جواب میں گاندھی جی نے اپنے اخبار میں دونو گروہوں کو نصیحت فرمائی ہے اسے ہم "آریہ گزٹ" لاہور سے نقل کرکے ناظرین تک پہنچاتے ہیں:۔

"مہاتما گاندھی جی نے ہری جن کی تازہ اشاعت میں نوجوانوں کے اندر جو نئی وبا آرہی ہے اسکے متعلق کڑی نکتہ چینی اور افسوس کا اظہار کیا ہے اور وہ پڑھے لکھے نوجوان خصوصاً کالجیٹ لڑکوں کی طرف سے لڑکیوں کے متعلق برے بھا——

مہاتما جی نے اس بڑھتی ہوئی بد اخلاقی کی روک تھام کے اپائے بھی لکھے ہیں کہ لڑکیوں کو خاموش نہیں رہنا چاہئے۔ اس قسم کے تمام واقعات اخبارات میں شائع کرانے چاہئیں۔ جہاں ایسے شرارتیوں کے نام معلوم ہوں وہاں ان کے نام بھی ظاہر کرنے چاہئیں۔ ایسے معاملات میں شرارتیوں کا بھانڈا پھوڑنے میں کوئی شرم یا جھوٹی حیاداری نہیں ہونی چاہئے۔ عام شرارتوں کی روک تھام کے لئے رائے عامہ سے زیادہ موثر اور کوئی چیز نہیں۔ بدمعاشی اور گناہ ہمیشہ تاریکی میں پرورش پاتے ہیں۔ جب ان پر روشنی ڈالی جاوے تو وہ دور ہو جاتے ہیں۔

جہاں مہاتما جی نے نوجوانوں کے اس فعل کو کوسا ہے وہاں انہوں نے لڑکیوں میں بڑھتی ہوئی فیشن پرستی کو بھی کوسا ہے۔ انہوں نے ان کے متعلق فرمایا کہ دور حاضرہ کی لڑکیاں ایک وقت رانجھوں کی ہیر بننا چاہتی ہیں۔ وہ رومان کی شیدائی ہیں۔ وہ اپنے آپ کو ہوا بارش اور سورج سے بچانے کے لئے پوشاک نہیں پہنتیں۔ اس لئے کہ

وہ لوگوں کے لئے کشش کا باعث بن جاویں وہ اپنے آپ کو غازہ اور سرخی وغیرہ سے چپڑ کر اپنی صورت میں نزاکت پیدا کرنی چاہتی ہیں۔ ہمارے خیال میں آج کل لڑکے اور لڑکیوں کی جو تربیت ہو رہی ہے۔ یہ سب اسی کے ہی پھل ہیں۔ جب تک انہیں اصل برہمچاری سلوہ جیون اور دھرم بھاؤں کی تربیت نہ دیجاویگی یہ شکائتیں دور نہ ہوں گی"

(آریہ گزٹ لاہور صفحہ ۵، جنوری ۱۹۳۷ء)

اہلحدیث گاندھی جی نے لڑکیوں کو جو نصیحت کی ہے۔ ہمارے خیال میں وہ بجائے مفید ہونے کے مضر ہوگی۔ اگر کسی سکول یا کالج کی لڑکیوں نے ایسی شکایت اخباروں میں شائع کرادی کہ ہمارے سکول یا فلاں اسکول کے لڑکے ہمارے ساتھ ناشائستہ حرکات کرتے ہیں۔ خطرہ ہے کہ اس شکائت سے اگر پہلے پانچ لڑکے ہونگے تو انکے بعد دس ہو جائینگے۔ اسی طرح پڑھتے بڑھتے لڑکوں اور لڑکیوں میں تعارف پیدا ہو جائے گا اخبارات میں جس قدر زیادہ شکائت ہوگی اسی قدر عشق بازی کی آگ زیادہ تیز ہوتی جائے گی۔ لڑکے اپنی شرارت میں یہاں تک ترقی کر جائینگے کہ گاندھی جی کی نصیحت کا جواب ان لفظوں میں دینگے۔

ے بل بے خود بینیٔ زاہد کہ تیرے دیکھنے کو
منع کرتا ہے تو یہ اور تماشا دیکھو

عربی میں ایک مقولہ ہے "المرء یقیس علیٰ نفسہٖ" آدمی دوسرے کو بھی اپنے نفس پر قیاس کرتا ہے۔ گاندھی جی کی یہ نصیحت اسی مقولے پر مبنی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ جس طرح میں نفس کش ہوں اسی طرح نوجوان بھی نفس کش ہونگے کہ میری نصیحت سن لیں گے۔

گاندھی جی نے لڑکیوں کی پوشاک کے متعلق جو شکائت کی ہے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے دنیا کے مصلح اعظم یہی فرما گئے ہیں

رب کاسیۃ عاریۃ

لباس پہننے والی کئی عورتیں دراصل ننگی ہیں۔ اس اقتباس کے اخیر میں یہ تسلیم کرلیا ہے کہ موجودہ تربیت ہی اس خرابی کی بنیاد ہے غنیمت ہے کہ اس حقیقت کا اعتراف ہوا ہے۔ آج سے چند سال پہلے جب علمائے اسلام ایسا کہتے تھے تو ان کا مذاق اڑایا جاتا تھا۔ آج ہنسی کرنے والوں کے منہ سے بھی وہی بات نکلی ہے۔ سچ ہے۔ ع

کی میرے قتل کے بعد اُس نے جفا سے توبہ

پردہ در مسلمو! مستورات کو مکشوفات بنانے والو! بانی فطرت اور عالم الغیب کی تعلیم سے بے اعتنائی برتنے والو! واقعات دنیا کو گہری نظر سے دیکھو اور نصیحت پاؤ۔ ورنہ ے

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ کا
بائیسواں تعلیمی سال

دار العلوم احمدیہ سلفیہ لہریا سرائے (دربھنگہ) کا بائیسواں تعلیمی سال گذشتہ ۱۰ شوال المکرم ۱۳۵۵ھ سے پھر شروع ہوگیا ہے۔ نووارد طلبہ کی آمد کا سلسلہ بڑی سرعت کے ساتھ جاری ہے۔ کیونکہ یہاں نہ صرف ان کے قیام و طعام کا معقول انتظام ہے بلکہ تعلیمی معیار بھی اس کا بہت بلند ہے۔ اور اسی کے ساتھ طلبہ کو مفید تر بنانے کے لئے ان پر ہر ہفتہ اردو، فارسی بنگلہ اور عربی زبانوں میں تحریر لکھنا اور مجمع عام میں تقریر کرنا ضروری اور لازمی قرار دیا گیا ہے۔ ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ صرف دو روپے آٹھ آنے ماہوار فیس مطبخ ادا کرکے دونوں وقت چاول، دال، ترکاری اور ہفتہ میں دو روز گوشت اور مچھلی دسترخوان پر ایک ساتھ بیٹھ کر آسودگی کے ساتھ کھا لیتے ہیں۔

[illegible] ہے کہ ۱۵- جنوری سے عربی کے ساتھ انگریزی زبان کی تعلیم بھی شروع ہو جائے گی۔ اسطرح دار العلوم کے فارغ التحصیل عربی کے ساتھ انگریزی زبان سے بھی بقدر ضرورت واقف ہو جائینگے۔

مولانا سید محمد عثمان صاحب فاضل مصر معتمد تعلیم دار العلوم نے گذشتہ جمعرات کو تقریر فرمائی اس سے طلبہ اور اساتذہ میں ایک نئی روح پیدا ہوگئی ہے۔ دار العلوم کے مہتمم جناب ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب نے طلبہ کے ایک خصوصی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے طلبہ کو تعلیم کا اصلی مقصد بتلانے کی کوشش کی۔ دار العلوم کی مجلس عاملہ نے گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی چالیس غیر مستطیع طلبہ کے قیام و طعام کی اجازت دی ہے۔

گذشتہ سال کے امتحان کی نمایاں کامیابی کو دیکھ کر بعض خوش حال حضرات اپنی عربی خواں اولاد کو یہاں بھیج رہے ہیں مثلاً

(۱) سید شاہ قرۃ العین صاحب نبیرہ حضرت مولانا سید شاہ عین الحق رحمۃ اللہ علیہ سابق سجادہ نشین پھلواری ضلع پٹنہ

(۲) حسین سلمہ نبیرہ حضرت مولانا عبد العزیز رحیم آبادی

(۳) شاہ محمد نسیم نبیرہ آنریبل خواجہ محمد نور صاحب جج ہائیکورٹ پٹنہ

(۴) عبد العزیز پوتا جناب مولانا ابو الطیب شمس الحق رحمۃ اللہ علیہ شارح ابوداؤد مسمیٰ عون المعبود۔

(راقم: سیکرٹری دار العلوم ہذا)

پنجاب میں خرابہ کے متعلق امداد

حکومت پنجاب کو نہری آبپاش رقبوں میں نقصان زدہ کھیتوں کے بروقت اور احتیاط کے ساتھ معائنہ کی ضرورت کا پورا پورا احساس ہے۔ جن کے متعلق کاشتکار خرابہ کیلئے درخواست کرتے ہیں۔ چنانچہ خریف ۱۹۳۷ء اور ربیع ۱۹۳۷-۳۸ء میں خرابہ کے متعلق معمولی قواعد کے ماتحت حکومت نے جو واجب الوصول رقوم میں معافیاں دیں۔ ان کی مقدار قریباً ۲۵ لاکھ روپیہ تھی۔ اس میں سے ۱۶ لاکھ روپیہ آبیانہ کے متعلق ۸ لاکھ روپیہ کم و بیش ہونے والے مالیہ کے متعلق اور قریباً ۱ لاکھ روپیہ جنوب کے متعلق معاف کیا گیا۔ نیز خریف ۱۹۳۶ء میں نیا ضانہ طور پر معافیاں دی گئیں۔ لیکن ان معافیوں کی اصل رقم کے متعلق ابھی حساب نہیں لگایا گیا۔

یہ امداد ان معافیوں سے بالکل علیحدہ ہے جو فصلوں کو ژالہ باری۔ بیماری یا دیگر وجوہ کی بناء پر کثیر نقصان پہنچنے کے باعث دی گئی ہیں۔ ایسے نقصانات کی صورت میں نقصان زدہ فصلوں کے خاص [illegible] کا معائنہ تحصیلات

مومیائی عـــہ

مصدقہ علمائے اہل حدیث وہزارہا خریداران اہلحدیث
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی
سل ودق۔ دمہ کھانسی۔ سردیش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی
ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور
وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار
دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال
کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا
اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھانے
سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے
اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا
کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔
ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک
عـــہ۔ آدھ پاؤ ہے۔ پاؤ بھر ہے۔ مع محصول ڈاک
مالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ بیرجات والوں کو
ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی۔ اور نہ ہی وی پی
بھیجا جائے گا۔

تازہ شہادات

جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب سندر پور
"میں نے قبل ازیں دو چار مرتبہ متعدد اشخاص کو مومیائی
منگوا کر استعمال کرائی۔ بہت عمدہ اور ہر مرض کے واسطے
فائدہ رساں پایا۔ ایک چھٹانک اور بھیجدیں"
(۱۷۔ نومبر ۱۹۳۸ء)

جناب منشی محمد زبیر علی صاحب خداوند پور
"ما قبل اس کے چار پانچ دفعہ ہم آپ کے پاس سے
مومیائی منگوا چکے ہیں۔ ہم کو بہت فائدہ ملا۔ اس لئے
پھر دو چھٹانک وی پی ارسال فرمائیں" (۱۴۔ نومبر ۱۹۳۸ء)
(مومیائی منگوانے کا پتہ)
حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

شمالی ہندوستان عـــہ

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ
ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔
نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں:-

تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	عـــہ	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	عـــہ
زاد المعاد ابن قیم سفید	عـــہ	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ	عـــہ
ترغیب وترہیب سفید کاغذ	عـــہ	نسیم الریاض شرح شفا بر حاشیہ شرح شفا	
تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصہ تیار ہیں		ملا علی مصری	عـــہ
قیمت فی حصہ	عـــہ	تفسیر فتح القدیر شوکانی	عـــہ

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے۔ تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جاسکیں اور تقریباً ایک چوتھائی
رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔
مینیجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اردو بازار۔ جامع مسجد دہلی

سرمہ نور العین عـــہ

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب)
کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ نگاہ کو
صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک
سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر
علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عـــہ۔
(منگوانے کا پتہ)
مینیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

خمیرہ بادام طیوری رجسٹرڈ

(۴) کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ وریشہ میں طاقت
دوڑنے لگتی ہے۔ مسرت سے چہرہ کھل اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے بہترین
موسمی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ، زکام، سر کے چکر، دھڑکن،
چلتے دم چڑھنا، اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت
سے جی چرانا۔ مرعوب ومتفکر رہنا۔ معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا
کمزوری نسیان وجریان کافور ہوتے ہیں۔ قیمت پاؤ پختہ تین روپے
آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے خرچ ڈاک ذمہ خریدار
لاہور برانچ:- ناظم دواخانہ پنجاب جیل روڈ لاہور
مینیجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب

طلائے اعظم عـــہ

بُری صحبتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں
بھی ہوں یہ طلاء عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم
میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلہ
وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں
تندہی وفربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں ہارج نہیں۔
قیمت عـــہ۔ محصول ڈاک عـــہ
المشتہر:- مینیجر پرنسپل ڈسپنسری (رجسٹرڈ) پٹیالہ

عجیب الاثر فلیویا۔ امساک عـــہ

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے۔ نمبر ۹۲۴)
وعدہ لاشریک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت
کرنیوالے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین چاہئے
تہذیب کے دائرہ سے باہر ہونا نہیں چاہتا۔ ایک گولی
کھانے سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان اس بات تقاضائے حاجت
کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ متقی، پرہیزگار، عالم کی زیر نگرانی
تیار ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی عـــہ۔
پتہ:- نظام برادرس نمبر ۲۵ فرید کوٹ

تصانیف مولوی حکیم بخش صاحب مرحوم

اسلام کی پہلی کتاب (مع فرہنگ) ذات وصفات باری تعالیٰ اور پیغمبروں اور جنوں اور فرشتوں اور قیامت وغیرہ کا بیان۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت ۱

اسلام کی دوسری کتاب (مع فرہنگ) نماز، روزہ کے احکام کے متعلق ہے۔ قیمت ۲

اسلام کی تیسری کتاب (مع فرہنگ) خرید و فروخت۔ تجارت و زراعت۔ شراکت وقف نذر، قصاص، دیت فرائض وغیرہ کے متعلق ہیں۔ قیمت ۳

اسلام کی چوتھی کتاب (مع فرہنگ) حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق عدت وغیرہ کے متعلق ہے۔ قیمت ۳

اسلام کی پانچویں کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین وصحابہ رضی اللہ عنہم کے خطوط اور ان کے کفار سے جنگ وجدال اور فتوحات وغیرہ کا ذکر درج ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶

(۳۱۸)

اسلام کی چھٹی کتاب قرآن شریف کی دعائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے شب و روز کے وظائف اور اذکار درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱۲

اسلام کی ساتویں کتاب اس کتاب میں اخلاص، اتباع سنت، تعلیم دین، تعظیم، علماء کی بے ادبی کا بیان۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۷

اسلام کی آٹھویں کتاب جہاد۔ طعام۔ لباس۔ حسن معاشرت اور اطاعت والدین کا ذکر ہے ۶

اسلام کی نویں کتاب اس میں نیک صحبت، زہد، وصیت اور موت کے ذکر اور دیدار الٰہی۔ دوزخ اور عذاب قبر، اللہ کے ڈر۔ توکل، صبر اور تقویٰ کا بیان ہے۔ قیمت ۱۱

اسلام کی دسویں کتاب حضرت آدم سے لے کر تمام پیغمبروں کے مفصل حالات درج ہیں۔ خلفائے اربعہ بنو امیہ و امام حسن و امام حسین وغیرہ اور خلفائے عباسیہ کے حالات ۸

اسلام کی گیارھویں کتاب عقائد اسلام۔ توحید۔ ثبوت نبوت، حدوث عالم اور صفات باری تعالیٰ اور عظمت انبیاء علیہم السلام۔ ثبوت قیامت۔ رد تناسخ اور ثبوت معجزات انبیاء علیہم السلام اور کرامات اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ [illegible]

اسلام کی بارھویں کتاب اقسام حدیث و تعریف اصطلاحات حدیث، پانی کے پاک ہونے۔ اہل کتاب اور مشرکوں کے برتنوں کو پاک کرکے استعمال کرنے میں بول، منی، مذی وغیرہ احکام۔ چمڑے کی پاکیزگی کا استنجا، وضو، جنبی اور حائضہ۔ جمعہ۔ میت اور استحاضہ کے احکام درج ہیں۔ قیمت ۸

اسلام کی تیرھویں کتاب کشتی پر اور یہود و نصاریٰ کے عبادتخانوں میں، نماز پڑھنے کے طریق مسجد کے آداب، قبلہ کے احکام، صفوں کی درستی، قرأت فاتحہ خلف الامام۔ بسم اللہ کے جہر و خفا کے مسائل۔ رفع یدین فی الصلوٰۃ کے اختلافات کے بقیہ مسائل درج کئے گئے ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸

اسلام کی چودھویں کتاب مسافر، سواری کی نماز، اور سفر و حضر کی حد و تعیین۔ ایام ابر اور بارش کے دن میں نماز کا حکم اور غسل وغیرہ کے احکام، خطبہ و چاند کے احکام سوگ، ماتم، کفن، دفن۔ جنازہ علی الغائب۔ حالات قبر۔ زیارت قبور، میت کے ایصال ثواب اور زکوٰۃ کے احکام و مصارف درج ہیں۔ قیمت ۸

آئینہ مذاہب امامیہ ترجمہ اردو **تحفہ اثنا عشریہ** مصنفہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی۔ جس میں شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے مفصل حالات پر تبصرہ۔ ان کے عقائد۔ اعمال، غرضیکہ ہر بات پر عالمانہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ اصل کتاب فارسی میں تھی مگر اردو خوان ناظرین کے لئے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک نایاب کتاب ہے۔ قیمت تین روپے۔

تحفہ مجددیہ در بیان تردید **عقائد شیعہ** مجدد الف ثانی سرہندی کے بعض مکتوبات کا اردو ترجمہ۔ اس کتاب میں آپ نے فرقہ شیعہ کے عقائد کی قرآن اور حدیث سے تردید کی ہے۔ طرز بیان نہایت دلکش ہے۔ ایک گوہر نایاب ہے۔ قیمت صرف ۸

اسلامی توحید مؤلفہ مولانا عبد السلام صاحب بستوی۔ تعزیہ پرستی، روضہ پرستی [illegible] علم نکالنا اور دیگر بدعات ماہ محرم جو مروج ہیں ان کی عقلی و نقلی طور پر تردید کر دی گئی ہے۔ اور دلائل سے ثابت کیا ہے کہ ان رسوم کی اصل شیعہ مذہب میں بھی نہیں۔ قیمت ۳

شہادت حسینؓ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت عظمیٰ کے صحیح حالات اور وجوہ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو کتاب شہادت حسین رضی اللہ عنہ کا مطالعہ کریں۔ قیمت ۳

ahmadimuslim.de

نئے سال ۔ نئے نئے

شائقین کی خاطر بعض کتب کی قیمتوں میں رعائت کردی گئی ہے۔ اس لئے اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ ورنہ یہ موقع بار بار ہاتھ نہیں آتا۔ نوٹ :۔ محصول ڈاک مندرجہ ذیل کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ یہاں صرف اصل قیمتیں درج کی گئی ہیں۔

انقلاب افغانستان کا صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو تازہ تصنیف

زوال غازی

ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہولے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ ضخامت ۲۰×۲۶ کے ۵۶ صفحہ اصل قیمت تین روپیہ۔ رعائتی دو روپیہ۔ (۲)

البلاغ المبین فی احکام خاتم النبیین

مصنفہ حضرت شیخ محی الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ کتاب جماعت اہل حدیث میں بہت مقبول اور پسندیدہ ہے۔ اور بہت پرانی کتاب ہے۔ جس میں تمام اسلامی مسائل پر مفصل بحث کی ہوئی ہے۔ عرصہ سے ختم تھی۔ اب دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ جلد منگوالیں ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ اور اعلیٰ ہے۔ باوجود اسکے قیمت ۱۲/ روپیہ

جدید انگلش ٹیچر

اس میں انگریزی زبان کے بے شمار مفرد الفاظ۔ محاورات۔ قواعد گرامر۔ اور اردو سے انگریزی ترجمہ کرنے اور انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے کے واسطے بہت سی مشقیہ عبارت دی گئی ہے۔ اس کا مطالعہ کرنے سے انسان تھوڑی سی مدت میں انگریزی زبان میں گفتگو کر سکتا ہے اور خط و کتابت بھی کر سکتا ہے۔ ضرور منگوا رکھیں۔ کیونکہ زمانہ حاضرہ میں انگریزی زبان سے واقفیت رکھنا بہت ضروری ہے۔ قیمت ۸/

ترجمہ اردو آئینہ مذاہب امامیہ ترجمہ اردو

تحفہ اثنا عشریہ

مصنفہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اس کتاب میں شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے مفصل حالات پر تبصرہ۔ ان کے عقائد و اعمال غرضیکہ ہر بات پر عالمانہ طور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اصل کتاب فارسی زبان میں تھی مگر اردو خوان ناظرین کے لئے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک نایاب کتاب ہے۔ ضرور منگوائیں۔ کتابت۔ طباعت۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت تین روپے

عربک ٹیچر

مصنفہ مولانا محمد عالم صاحب آسی امرتسری۔ جس میں عربی علم کے ابتدائی تا انتہائی مسائل کو بطرز جدید حل کیا ہے۔ علم صرف و نحو کے قواعد۔ مسائل۔ ضرب الامثال۔ روزمرہ کی گفتگو۔ مختصر۔ گردانوں کے نقشہ جات مفصل درج ہیں۔ اس کتاب کے پڑھنے کے بعد مبتدی کو کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت ۱۲/

جمع القرآن والحدیث

مصنفہ مولانا محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی۔ قرآن مجید و احادیث شریف کے جمع و ترتیب کتابت کے حالات کے متعلق بے سر مخالفین جو اعتراضات کرتے ہیں ان کے جوابات اور حالات کتابت ... [illegible] جواب دیا گیا ہے۔ ہر اہل حدیث کو اس کتاب کا مطالعہ ایک دفعہ ضرور کرنا چاہئے۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلیٰ۔ قیمت صرف ۸ آنہ

فارسی بول چال

اس کتاب کو پڑھ کر آپ بہت جلد فارسی زبان میں بات چیت کرنے پر قادر ہو سکتے ہیں اور خط و کتابت و مضمون بھی آسانی سے فارسی میں لکھ سکیں گے۔ مؤلفہ مولوی محمد شفیع و مرزا محمد نصیر صاحب (مولوی و منشی فاضل) قیمت ۱۲/

(۲۴۹)

پیارے نبی کی پیاری باتیں

(مولفہ مولانا ... صاحب ڈسکوی)

یہ کتاب قرآن مجید اور تمام آسمانی کتابوں کا لب لباب ہے۔ زبور۔ توراۃ۔ انجیل میں جس قدر پیشگوئیاں پیغمبر اسلام کے متعلق ہیں ان میں سے اکثر کتاب ہذا میں درج کی گئی ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ کتاب بے حد مقبول ہے۔ اس کی ... چھپ چکی ہیں ... قیمت ... رعائتی دو روپے ... فی جلد ۱۲

خادمی اورنگ زیب عالمگیر

کے ہاتھوں کی لکھی ہوئی حمائل شریف جو فوٹو بلاک کے ذریعہ جرمن میں طبع کرائی گئی ہے۔ اعلیٰ جلد ہدیہ اصلی پانچ روپیہ۔ رعائتی صرف ۴ روپیہ

حمائل شریف مطبوعہ مصر مجلد

کاغذ و طباعت اعلیٰ۔ جلد نہائت خوبصورت۔ اصلی ہدیہ چار روپیہ۔ رعائتی ۳ روپیہ

طبیب کامل معہ مجربات نامکمل پیامہ؟

اس رسالہ میں عام امراض و پوشیدہ امراض کی یونانی و ڈاکٹری کی بہترین مجربات۔ آیورویدک طریقہ علاج کے مجربات۔ مشاہیر اطباء حکیم شریف خان صاحب حکیم اجمل خان صاحب و دیگر مشہور اطباء ہندوستان و یورپ کے بہترین مجربات درج ہیں۔ اس کے علاوہ مؤلف کے خود ذاتی و خاندانی مجربات کا بیان کیا گیا ہے

قیمت ... رعائتی قیمت ۱۲

حقیقت مرزائیت ...

جس میں مرزائی مشن کے تمام ... اور ... کو طشت ازبام کیا ہے۔ اصل قیمت ۹ رعائتی ...

مقالات شبلی

مولانا شبلی مرحوم کی مشہور و معروف تصنیف۔

اصل قیمت ... رعائتی ۶

سفرنامہ روم مصر اور شام

از مولانا شبلی مرحوم۔ اسلامی ممالک کے تمدن اور دیگر ضروری حالات کا خاکہ۔ اصل قیمت ... رعائتی ۸

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہائت عمدہ، اعلیٰ نفیس، خوشنما۔ رنگدار و سادہ۔ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط، لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ المشتہر منیجر ثنائی برقی پریس امرتسر

المامون

عباسی خاندان کے چشم و چراغ خلیفہ مامون رشید کے مفصل حالات قابل دید ہے۔ اصل قیمت ... رعائتی ۸

سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ

دھند، جالا، غبار۔ ڈھلکہ۔ خارش۔ سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کر کے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر ... ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پاچکے ہیں۔ بحالت صحت اسکا استعمال ہونیوالی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی ... (منگوانے کا پتہ)

کارخانہ سرمہ اکسیر العین ... حکیم ... امرتسر

سیرۃ النعمان

اسلام کے ایک درخشندہ ... حضرت نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ جو احناف کرام کے مایہ ناز امام ہیں کے مفصل ... قیمت ... رعائتی ۸

سید البشر

مولفہ مولوی ابو سعید عبد الرحمن فرید کوٹی۔ اس کتاب میں کتب عیسائیہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مامور من اللہ ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ مبلغ حضرات کو بہت مفید ہے۔ اصل قیمت ... رعائتی ۲

... کاش

... کے حوالے دے کر ... کی تردید کی ہے ...

رعائتی ...

فیروز اللغات ...

اردو، عربی، فارسی، ہندی اور سنسکرت کے بے شمار الفاظ، محاورات، اور ضرب الامثال اور معانی اردو زبان میں درج کئے گئے ہیں ... اس کا ... ضروری ہے۔ قیمت ... رعائتی ...

منیجر ...

ahmadimuslim.de